

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

صلوة الاسرار کے پانی سے دعا کی ہوں

انہار الانوار من یم صلوة الاسرار

۱۴۰۵ھ

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

۱۳ **انہار الانوار من یوصلوۃ الاسرار**

(صلوۃ الاسرار کے پانی سے انوار کی نہریں)

(نماز غوثیہ کے ثبوت میں تحقیق رضوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از دہلی کٹر کی فرمائش خانہ مسجد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ مرسلہ جناب مستطاب مولانا مولوی حافظ شاہ سید راجہ الحق محمد صاحب قادری اور قرین الاول شریفیت ۱۳۰۵ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ صلوۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور شرع میں جائز ہے یا نہیں؟ نیز اس کی روایت کو بے اصل اور اسے بہجۃ الاسرار میں کسی فاسق جنتی کا الحاق بتانا اور تصانیف شیخ اکبر و امام شعرانی کی نظیر دیتا ہے کہ ان میں الحاق ہوئے۔ اور کہتا ہے کہ نماز فرض کے بعد قبلے سے انحراف اور کسی مزار و ولی کی تعین سمیت اور ہیأت نماز یا تعظیم اُس طرف چلنا تذلل و خشوع تمام کرنا ہرگز درست نہیں، اور کہتا ہے آنجناب یعنی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب و سنت و سیرت صحابہ کے اتباع اور احکام شرع پر قیام اور محدثات سے اجتناب تمام اور طاعات میں اخلاص اور ہر حال میں خدا پر توکل و اعتماد میں استقامت کا ملہ تھی وہ ان امور کے خلاف کیونکر فرماتے کہ بعد نماز مغرب عراق کی طرف بتعظیم تمام چلو اور دل سے متوجہ ہو کر میرا نام لے کر حاجت پیا ہوئیہ فعل کتاب و سنت و طریقہ خلفائے راشدین کے خلاف ہے اور سیرت و عمل صحابہ کے موافق نہیں اور تابعین و تبع تابعین و دیگر اسلاف کرام و ائمہ عظام سے اس کا مثل منقول نہیں، حوام کہ اسے عمل مشائخ کہتے ہیں قابل التفات نہیں مشائخ میں جو اہل علم فقہاء و ائمہ ہوتے کسی نے اس کے مثل تصریح نہ کی اور قول و فعل بعض غیر موثق پر عمل نہ چاہئے بلکہ سواد اعظم کا اتباع

چاہئے، صحابہ محبت و تعظیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہم سب سے زیادہ اور گراں و حسنت پر بہت تر ہیں تھے
اگر یہ عمل موجب ثواب و قربت الی اللہ ہو تو سلف کرام بلکہ خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ یدینہ منورہ کی
طرف کرتے، آیا یہ کلام اس کا غلط ہے یا صحیح؟ بینوا تو جھروا

الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على حسن بلائه ، ملاً
اسمائه وملاً سمائه ، وملاً ما شاء
في قدره وقضائه ، والشكر
للمصطفى على نعمائه ، شكرا يوافي
حسن ألاله . ويكافي عنا مزيد عطائه ،
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابنائہ ، وازواجه واصحابہ و
احبابہ ووارث علمہ و معجزہ و
سنائہ ، غوثنا الاعظم سراقم
لوائہ ، ومشايننا الكرام وسائر
اوليائہ ، صلوة تكشف لنا الاسرار ،
وتعرف عنا اذى الاشوار ، وتكوي عدة
ليوم لقائہ ، واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له شهادة
موجبة لرضائہ ، واشهد ان
محمد عبده ورسوله الصادق
بالحق بعد خفاؤه ، صلی اللہ
تعالیٰ وسلم علیہ ، وعلى كل عبد مرضى
لديہ ، صلوة تأتي على قدر كبريائه ،
وسلام يردوم بدوامه و

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اس کے اچھے
امتحان پر، زمین و آسمان کو عجائبات سے بھرنے اور
اپنی قدرت و قضا میں جسے چاہے بھرنے پر اور شکر
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان کے انعامات
پر ایسا شکر جو ان کی بہترین نعمتوں کو پورا پورا اور ان
کی مزید عطاؤں کو ہماری طرف سے کفایت کرنے
اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے صاحبزادوں اور ازواج
اور اصحاب اور آپ کے علم، بزرگی اور بلندی کے
وارث ہمارے غوث اعظم پر جو آپ کے جنت سے کو
بلند کرنے والے ہیں اور تمام اولیاء پر رحمت نازل فرمائی
ایسی رحمت جو ہمارے لئے اسرار کو کھول دے اور
شریر لوگوں کی اذیت کو ہم سے پھیرے ، اور اللہ تعالیٰ
کے ہاں حاضری کے دن کے لئے ذخیرہ بنے ، اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے
ایسی گواہی جو اس کی رضا کی موجب ہو ، اور گواہی دیتا
ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بند سے
اور رسول ہیں جو حق کو خفا سے ظاہر کرنے والے ہیں
صلی اللہ تعالیٰ وسلم آپ پر اور اس کے دربار میں
تمام پسندیدہ بندوں پر ، وہ صلوة جو اس کی کبریائی
کے شایان شان ہو اور وہ سلام جو اس کی بقا اور

دوام تک دائم ہو، آمین آمین اسے اللہ برحق آمین
 بندے پر رحم کرنے اور اس کی دعا کو سننے والے،
 اپنے جلیل القدر آقا کے سامنے حقیر اور ناتواں بندہ
 ابو محمد عبد المصطفیٰ احمد رضا محمدی حنفی قادری بکائی بریلوی
 (اللہ تعالیٰ اس کی شدت و سہولت میں لطف و
 مہربانی فرمائے) نے اللہ تعالیٰ سے امداد چاہتے ہوئے
 اور حق و صواب کے چہرے سے پردہ اٹھاتے اور شک کا
 دور کرتے ہوئے جواب کا ایسا نام جو اس کی تحریر کے
 سال کو ظاہر کرنے انہار الانوار میں یہ صلوة الاسرار
 رکھتے ہوئے لکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ذخیرہ اور ذریعہ
 اپنے دہار میں بنائے جس دن زمین اپنے رب کے
 قوس سے چمک جائے۔۔۔۔۔ اور غیب
 و کشفی ہو جائے۔ آمین الحمد للہ رب العالمین، اسے
 اللہ حق و صواب کی رہنمائی فرما۔ (ت)

اللهم هداية الحق والصواب .
 فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارہم البعس نیرہ کی معمول اور قضائے
 حاجات و حصول مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی و مقبول اور حضور پر نور غوث الکونین غیاث الثقلین
 صلوات اللہ وسلامہ علیہ جبرہ الکریم وعلیہ سے مروی و منقول، اجلہ علما و اکابر کلا اپنی تصانیف علیہ میں آتے
 روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم معتبر رکھتے آئے۔ امام اجل ہمام ابی بکر سیدی ابوالحسن نور الدین علی
 بن جریر نجفی شطرنوی قدس اللہ سرہ العزیز بندہ خود ہجۃ الاسرار شریف میں اور شیخ شیوخ علماء الهند شیخ محقق مولانا
 عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ ذیل الآثار لطیف میں اور دیگر علما نے کرام و مکمل سے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ
 اپنے اپنے اسفار خفیف میں اس جناب ملائکہ رکاب علیہ رضوان العزیز الارباب سے راوی و ناقل کر ارشاد فرمایا،
 جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد
 فاتحہ سورۃ اخلاص یا زدہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوة و سلام عرض کرے پھر عراق شریف
 کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت

بقائه، آمین آمین، اللہ الحق آمین
 یا ساحم العبد و سامع دعائہ، قال
 العبد الذلیل، للمولی الجلیل،
 ابو محمد عبد المصطفیٰ احمد رضا
 المحمدی الحنفی قادری البکائی
 البریلوی، لطف ید اللہ فی شدتہ و
 سخاۃ، مستعینا باللہ فی دفع الازتیاب،
 و دفع الحجاب، عن وجہہ الصواب،
 صمیاً للجواب، بعدہ لعلہ عام املاۃ،
 انہار الانوار من یہ صلوة الاسرار، جعلہا
 اللہ ذخیرۃ لیدیہ، و ذریعۃ الیہ
 یوم تشیق الاسرار بنور ربہا و جمیل
 ضیائہ، آمین، و الحمد للہ رب العالمین
 اللہم ہدایۃ الحق والصواب .

من صلی رکعتین (نہید فی سواۃ) بعد
 المغرب (وزاد) یقرأ فی کل رکعة بعد
 الفاتحة سورة الاخلاص احدى عشرة مرة
 ثم اتفقوا فی السعی واللفظ للامام ابی الحسن

قال ثم يصل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعد السلام ويسلم عليه ويد كسوف ثم يخطو الى جهة العراق احدى عشرة خطوة ويد كراسم ويد كرحاجته فانها تقضى (مراد الشيعة) بفضل الله وكرمہ (وقال آخر) قضى الله تعالى حاجته.

ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مراد پوری ہو۔ اس عبارت میں مغرب کے بعد "انک بیت" میں زاد ہے اور صاحب ہجۃ الاسرار اور صاحب ہجۃ الآثار نے ہر گزت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ زاد ذکر کیا، پھر شیخ عبدالحق نے بفضل اللہ و کرم، کو بھی اور دوسرے نے صرف "قضی اللہ تعالیٰ حاجتہ" ذکر کیا۔ (ت)

اسی طرح امام جلیل علامہ نبیل امام جید اللہ یافعی مکی طیب اللہ ثراہ صاحب خلاصۃ المفاحسہ فی اختصار مناقب الشیخ عبد القادر نے روایت کی کہ "یہ تھی فاضل کامل مولانا علی قادری ہروی نزیل مکتہ معظمہ صاحب شروع فقہ اکبر و مشکوٰۃ اکرم اللہ نزول نے زہرۃ الخاطر میں ذکر فرمایا زبدہ مبارکہ میں اپنے شیخ و استاذ احسن اللہ مشواہ کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا اور حضرت شیخ محقق نقضہ اللہ رحمۃ سے اس نماز مبارکہ میں خاص ایک رسالہ نقضیں مجاہد ہے اُس سے ثابت کہ حضرت و برع سراپا سعادت عامل شریعت کامل طریقت سیدی عبد الوہاب متقی مکی برد اللہ مضجہ نے کتاب مستطاب ہجۃ الاسرار کو مقدم و معتبر اور اس مبارک روایت کو مسلم و مقرر فرمایا اور مولانا شیخ و جید الدین دہلوی احمد آبادی علیہ رحمۃ الرحمن الہادی کہ سال و وفات امام اجل علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ میں متولد ہوئے، حضرت شیخ غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الملک الباری کے مرید سعید اور حضرت شیخ محقق کے استاذ مجید اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے شیخ سلسلہ اور صاحب مقامات رفیعہ و تصانیف کثیرہ بدیع ہیں، بیضاوی و ہدایہ و تلویح و شرح و قایہ و مطول و مختصر و

علہ نقلاً برمتھا مولانا سراج الحق محمد قادری ابن فاضل جلیل القادری حفظہ اللہ تعالیٰ ابن الفاضل الجلیل مولانا فرید الدین الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ ریاض الانوار من شاء فلیرجع الیہا علیہ یعنی سلسلہ و وفاتہ لسلخ ہر فرد سلسلہ ۱۲۸

یہ تمام مولانا سراج الحق محمد قادری ابن فاضل جلیل مولانا منیر الدین دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "ریاض الانوار" میں نقل کیا ہے جو چاہے اسے دیکھے (ت)

یعنی سلسلہ اور ان کی وفات ماہ صفر کے آخر ۱۲۹۸ھ (ت)

شروع عقائد مراقف وغیرہ پر حواشی مفید رکھتے ہیں اور کبرائے منکر میں بھی اپنے رسائل میں ان سے استناد کیا
 نہایت شہود سے اس نماز مبارک کی اجازت دیتے اور اس پر بتا کید اکید تحریریں و ترغیب فرماتے، یونہی شیخ نے
 اخبار آلاخیر شریف اور مولانا ابوالحسن علی محمد مسلمی عالمہ اللہ تعالیٰ بطنہ نے جنہیں رسائل مذکورہ شیخ محقق میں علمائے
 سلسلہ علیہ سے شمار کیا تحفہ شریف اور حضرت سیدنا مولانا اسد الرحمن جبل العلم والیقین حضرت سید شاہ حمزہ عینی
 قادری فاضل حلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاشف الاستار شریف میں اسے نقل و ارشاد فرمایا اور امام یافعی بل اللہ
 تربتہ (اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے۔ ت) تصریح فرماتے ہیں کہ حضور پر نور غوث اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ
 الاکرم و علیہ وسلم کے اصحاب کرام عظمیٰ اللہ ضرائحہم العادستہ (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو مسطر فرمائے۔ ت)
 اس نماز کو کل میں لاتے اور زبدۃ الامار میں اولیا سے طریقہ علیہ عالیہ روحت ارواحہم (ان کی رو میں مسطر
 ہوں۔ ت) کے آداب میں فرمایا، و ملائمتہ صلوة الاموار التي بعد هاتئ التخطی احدی عشرۃ
 خطوة یعنی اس خاندان پاک کے آداب سے ہے صلوة الاسرار کی مدامت کرنی جس کے بعد گیارہ قدم چلنا ہے۔
 ہائینہ اس کا احوال مشائخ کرام سے ہونا نہانا آفتاب روشن کا انکار کرتا ہے اور خود کو کن سی راہ ہے کہ ان ائمہ و
 اکابر کو خواہی خواہی جھٹلائے اور عیاذ باللہ حق و ناحی کو شمشیر اے، پھر یہ مقبولان مذہب صرف اپنی طرف سے نہیں
 کہتے بلکہ اسے خاص حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہوتا ہے جس اور حضور کے ارشاد واجب الانقیاد پر
 رد و ایراد اگر انجانی سے نہ ہو تو معاذ اللہ وہ آتش سوزاں و بلائے بے دریاں و قہر بے امان ہے جس کا مزہ اس
 دار القہر و الانقباس میں نہ کھلے تو کل کیا دور ہے "ان موعدهم الصبح ایس الصبح بقریب" ۵
 (بیشک ان کا وعدہ صبح کا وقت ہے کیا صبح قریب نہیں۔ ت) حضور خود ارشاد فرماتے ہیں
 تکذیبکم لی سہ قاتل لا یدانکم و سبب للذہاب قاتل اور تمہاری دنیا و عقبی دونوں کی بربادی ہے۔
 دنیاکم و اخرکم۔
 والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور ان اکابرانِ حق و علمائے اُمت کو نقل و روایت میں بھی غیر موقوف بنانا اسی دار الفتن ہندوستان میں
 آسان ہے جہاں نہ کسی مٹنے کو کھاتم نہ کسی زبان کی روک تھام۔ یہ امام ابوالحسن نور الدین علی شطرنوی قدس سرہ

کہ بھجۃ الاسرار شریف کے مصنف اور بزرگ حدیث بلند متقل اس روایت جلیلہ کے پہلے مرتب ہیں اجلہ علماء و ائمہ قراءت اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں امام اجل شمس الدین ابن الجزری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ اجلہ محدثین و علمائے قراءت سے ہیں جن کی حصین مشہور و معروف دیار و اصعار ہے اُس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں ہیں انھوں نے یہ کتاب بھجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پریمی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی اپنے رسالہ طبقات المستدرار میں فرماتے ہیں :

انی قرأت هذا الكتاب اعني بهجة الاسرار
بمصر وكان في خزانة سلطان مصر علي
الشيخ عبد القادر وكان من اجلة مشايخ
مصر فاجازني روايته الخ
یعنی میں نے یہ کتاب بھجۃ الاسرار مصر میں خزانہ شاہی
سے حاصل کر کے شیخ عبد القادر سے کرا پر مشایخ
مصر سے تھے پریمی اور انھوں نے مجھے اس کی روایت
کی اجازت دی الخ۔

امام شمس الدین ذہبی مصنف میزان الاعتدال کہ علم حدیث و فہم رجال میں اُن کی جلالت شان عالم آشکار
اُس جناب کے معاصر تھے اور بآئیکہ حضرات صوفیہ کرام کے ساتھ اُن کی روشنی معلوم ہے سادھنا اللہ تعالیٰ
دایا (ہم پر اور ان پر اللہ تعالیٰ نرمی فرمائے) امام ابو الحسن مدوح کی طبقات کہ اُن کی مجلس تدریس میں گئے اور اپنی
کتاب طبقات المرقومین میں اُن کی مدح و ستائش سے رطب اللسان ہوئے فرماتے ہیں :

علي بن جبريل المصفي الشطوني الامام الاوحد
نور الدين مشيخ القراء بالديار المصرية
ابوالحسن ابيه من الشام ولد بالقاهرة
سنة اربع مئ واربعم وستمائة و توفى
للاقياء بجامع الانزهى وغيره تكاثر
عليه الطلبة وحضرت مجلس اقرانه
فاعجبني سميته وسكوته وكان ذا عزم
یعنی علی بن جبریل رحمہ اللہ شطونی امام یکتا ہیں نور الدین لقب
ابو الحسن کنیت بحد مصر میں علمائے قراءت کے استاد
ہیں اصل اُن کی شام سے ہے ۶۳۲ھ میں قاہرہ
مصر میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر وغیرہ میں سنہ اقران
پر صدر نشینی کی بکثرت طلبہ ان کے پاس جمع ہوئے
میں اُن کی مجلس درس میں حاضر ہوا ان کی نیک روش
و کم سخن مجھے پسند آئی حضور شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ

عہد بعینہ اسی طرح امام اجل جلال الملہ والدین سیوطی نے حسن المحاضرة فی اخبار مصر و القاہرہ میں اُس جناب
کو الامام الاوحد لکھا یعنی بے مثل امام ۱۲۱۲ھ غفرلہ (م)

بالتشيعه عبد القادر الجيلاني رضي الله تعالى عنه و
تہیں جملہ کے قریب میں جمع کئے ہیں۔
قمانی حنفی کے شیعہ انہوں نے حضور کے فضائل

پر ظاہر کر نام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مثل سے یہ کلمات جلیلہ اُس جناب کی کمال وثاقت و عدالت و وفور علم و جلالت
پر شاہد عدل و دلیل فصل ہیں اور خود امام احمد یعنی بے مثل امام یکتا لفظ اجل و اعظم تمام فضائل و مناقب جلیلہ کا
یکتا جامع اکمل و اتم ہے وہ جناب سند عالی رکھتے اور زمانہ اقدس حضور پر نور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
نہایت قریب ہیں انھیں حضور اقدس تک صرف دو واسطے ہیں قاضی القضاۃ امام اجل حضرت سیدنا ابو صالح نصر
قدس سرہ کے اصحاب سے ہیں اور وہ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا ابو بکر تاج الملک والدین جہد الرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ
اور وہ اپنے والد ماجد حضور پر نور سید السادات غوث الافراد قطب اور شاہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ و
مرید و صاحب دستغیب ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ زبدۃ الانار شریفین میں فرماتے
ہیں یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علامہ قرات سے عالم معروف
و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور، پھر ذہبی و ابن الجوزی کے وہ اقوال نقل فرمائے اور رسالہ
مذکورہ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں اسی نماز مبارک کے بارے میں مرقوم،

اتقوا دلائل و اوضح مسائل و یریں باب کتاب حسنین
بہجۃ الاسرار معدن الانوار کہ مقبرہ مقرر و مشہور و مذکور
ست و مصنف اس کتاب از مشاہیر مشائخ و علامت
میان و سے و حضرت شیخ یعنی حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو واسطہ است و مقدم است
بر امام جہد اللہ یا فہی رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشان نیز از
منتہیان سلسلہ شریفہ و مجاہد جناب غوث الاعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلح نقطہ

ہیں، امام یافعی و علامہ علی قاری و حضرت شیخ محقق و بلوی و غیر جم اکابر کی امامت و جلالت و وثاقت عدالت
سے کرن آگاہ نہیں۔

لہ طبعات المقرنین

سکھ رسالہ متعلق بصلوۃ الاسرار لعبد الحق الحدیث الدہلوی

۵۷۶ وکیف یصرح فی الامعیان شنی اذا احتیاج النهار الی دلیل

(جب روز روشن دلیل کا محتاج ہو جائے تو پھر کسی چیز کا وجود کیسے ثابت ہو سکتا ہے)

بالجملہ ایسے اکابر کی روایات معتدہ کو بے وجہ وجہ زد کر دینا یا سخت جہالت ہے یا خبیث و ضلالت و العیاذ باللہ سبحنہ و تعالیٰ اور بے دلیل دعویٰ الحاق محض مردود و در نہ تصانیف ائمہ سے امان اٹھ جائے اور نظام شریعت و ہرم و ہرم نظر آئے جو سند پیش کیجے مخالفت کہہ دے یہ الحاق ہے چلے تسکد استناد کا دروازہ ہی بند ہو گیا۔ جیسا کہ کیا بزور زبان کچھ کہہ دینا قابل قبول ہو سکتا ہے، حاشا دکھانا ادا جائے بے دلیل مطرود و دلیل ہاں ہم کو مسلم کہ بعض کتابوں میں بعض الحاق بھی ہوئے مگر اس سے ہر کتاب کی ہر عبارت تو مطرود یا مشکوک نہیں ہو سکتی کسی خاص عبارت کی نسبت یہ دعویٰ زہار مسوح نہیں جب تک بوجہ اُس میں الحاق ثابت نہ کر دیں جس کے لئے امثال مقام میں صرف دو طریقے متصور، ایک تو یہ کہ اُس کتاب کے صحیح معتدہ مقدم نسخے اس عبارت سے خالی ملیں یا خاص مصنف کا اصل مسودہ پیش کیا جائے جس میں اس عبارت کا نشان نہ ہو، حضرت

عنه اشارة الى انه قد يعلم ذلك بالرجوع الى المتكلم والكاسر عند من لا يتهمه او يعرف تاسرة باعتراف المفتري كما وقع لبعض الفاضلين، ويقبل اخرى اذا نص على ذلك من يرجع اليه لعظمه وفضله، ولا ينكر عليه لثقتة وعدله وكذا لك يحكم به اذ العیایات ذلك الا من طريق من عرف بالكدب كقول المحدثين ان هذا موضوع اعمى في سند و مضاع كذا اب وهذا انما يعلى عدم الجزم لا الجزم بالعدم الا اذا ضم اليه دليل اخر فالذوب قد يصدق والله تعالى اعلم ثم صرف عدم حرم كافیه دیتی ہے اور جرم بالعدم کا نہیں کیونکہ خبر ثابہ بھی کہی ہے بول دیتا ہے ہاں اگر کوئی اور دلیل آئے کہ یہ جھوٹ ہے تو پھر جرم بالعدم کا فائدہ ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم ثم

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ الحاق کبھی خود مکمل کی طرف رجوع کرنے پر اور اس کا ایسے شخص کے سامنے الحاقی عبارت سے انکار کرنا جس کو کذب سے متهم نہیں کیا جا سکتا اور کبھی خود اقرار کرنے والے کے اعتراف سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بعض ایسے لوگوں سے اعتراف واقع ہوا ہے اور کبھی ایسی معکم اور افضل شخصیت جس کے دعویٰ اور عدل کی بنا پر اس کی بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے اور کبھی الحاق کا حکم تب کیا جاتا ہے جب کہ اس بات کو صرف جھوٹ بولنے میں مشہور شخص ہی بیان کرے جیسا کہ محدثین کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں من گھڑت اور کذاب راوی ہے، یہ آخری وجہ صرف عدم حرم کا فائدہ دیتی ہے اور جرم بالعدم کا نہیں کیونکہ خبر ثابہ بھی کہی ہے بول دیتا ہے ہاں اگر کوئی اور دلیل آئے کہ یہ جھوٹ ہے تو پھر جرم بالعدم کا فائدہ ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم ثم

انسخة الثانية منه بخط يدى وكاتب
 الفراغ منه بكرة يوم الاربعاء الرابع و
 العشرون من شهر ربيع الاول سنة ست و
 ثلثين وستمائة وكتبه منشور
 خط سے دو مرتبہ نسخہ اس کی تحریر سے روز چار و شنبہ
 وقت صبح بتاریخ بست و چہارم ماہ مبارک ربیع الاول
 ۶۳۹ ھ فراغ لکھا ہوا ہے اس کے مصنف نے
 رحمتہ تعالیٰ

اور سید موصوف نے یہ بھی بیان فرمایا کہ سینتیس مجلد میں ہے اور اس میں اس فلسفے سے جس میں محدوں نے
 عقائد شیعہ الحاق کئے جہارت زیادہ ہے اور اس کی پشت پر نام کتاب بخط مصنف علیہ الرحمہ لکھا ہے اس کے نیچے
 شیخ صدر الدین قزوئی رحمہ اللہ قلم کے خط سے یہ جہارت تحریر ہے

المشاد مولانا شیخ الاسلام موصوفۃ الانساب
 محی الدین بن عربیؒ
 یہ کتاب ہمارے آقا سردار مسلمانان برکزیہ جہاں
 محی الدین بن عربی کی تصنیف ہے

اور اس کے نیچے لکھا ہے : ملک ہمدان المجدد المصنف بن : بحق القونوی یہ مجلد محمد بن اسمٰعیل قزوئی کی ملک
 میں آیا۔ اس کے نیچے شیخ صدر الدین موصوف کے خط سے محمد بن ابی بکر تبریزی کی روایت کہ ان سے بطریق سماع حاصل
 ہوئی مکتوب ہے اور محمد بن اسمٰعیل قزوئی کی شرح و تخط یہ ہے :

انتقل الى خادeme وبيب لطفه محمد بن
 اسحق سنة سبعين وثلثين وستمائة
 یہ کتاب مصنف کے خادم و لطف پروردہ محمد بن اسمٰعیل
 قزوئی کی طرف ۶۳۷ میں منتقل ہوئی۔

اشہی ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کون سا نسخہ معتبر ہوگا خود قلم خاص حضرت مصنف قدس اللہ تعالیٰ سرور العزیز کی
 تحریر اور اس کے اول و آخر میں خود مصنف و دیگر علماء و علماء کے دستخط کثیر جب یہ نسخہ ان جہارات شیعہ سے خالی
 ملاقات الحاق و افتراء میں کیا شک رہا و الحمد للہ سب الغلوین و لهذا مفتی سلطنت عثمانیہ حمزہ عفاستہ رحمہ اللہ علامہ
 ابوالسعود علیہ رحمۃ الملک المودود نے اپنے فتوے میں تصریح فرمائی کہ متفقنا ان بعض اليهود افتراء علی
 الشیخ قد صمد اللہ سوا ہم یقین ہے کہ بعض یہودیوں نے یہ کلمات شیخ قدس سرہ پر افتراء کئے ہیں۔
 کما نقلہ فی الدار المختار عن معر وضاتہ۔

اب کلام امام شہرائی کا حال سنئے، خود امام موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میزان میں فرماتے ہیں،
 وقع لی ذلک من بعض الاعداء فانهم دسوا
 فی کتابی المسمی بالبحر المودود فی المواثیق
 یعنی تجزیہ و اقتطع بعض احاد کے ساتھ پیش آچکا ہے
 انہوں نے میری کتاب البحر المودود فی المواثیق و الہود

والعهد و امور التي خالفت ظاهر الشريعة و
داروا بها في الجامعة الانهر و غيره و
حصل بذلك فتنة عظيمة و ما خمدت
الفتنة حتى ارسلت لهم نسختي التي
عليها خطوط العلماء فمقتضاها العلماء
فلم يجدوا فيها شيئا مما يخالف ظاهر
الشريعة معادسة الاعداء فانه تعالى
يفخر لهم و يسامحهم ام -

میں خلاف شرع باتیں الحاق کر دیں اور اسے جامع اترہ
وغیرہ میں نے پھر اس کے سبب بڑا فتنہ اٹھا
اور فرو نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے ان کے پاس اپنا
نسخہ جس پر علماء کے دستخط تھے بھیج دیا اہل علم نے
تلاش کی تو اس میں وہ امور مخالف شریعت جو
دشمنوں نے طے کر دیے تھے اصلاح پائے اللہ تعالیٰ
کی مغفرت کرے اور درگزر فرمائے۔

خیر ایک طریقہ تو ثبوت الحاق کا یہ ہے دوسرے یہ مصنف کا امام معتبر و عالم متین مستند ہونا معلوم ہے اور یہ
کلام کہ ہے تو اترا متیقن اس کی طرف نسبت کیا گیا مرید معصیت یا بد مذہبی و ضلالت جس میں اصلاً تاویل و توجیہ کی
گنجائش ہی نہیں تو اس وجہ سے کہ علماء تو علماء عام اہل اسلام کی طرف سے تحقق تو اترا و ثبوت قطعی کسی کسیرہ کی نسبت
مقبول نہیں کیا نص علیہ الامام الاجل حجة الاسلام محمد الغزالی قدس سرہ العالی
فی الاحیاء (جیسا کہ امام غزالی قدس سرہ نے احیاء العلم میں اس کی تفسیر کی ہے۔ ت) ذکر کریں گے اور
تحمیناً للنظر الحاقی کہیں گے اور اسی سے ملتی ہے بات کا ایسا ضعیف و ردی ہونا کہ کسی طرح عقل سلیم اس
امام عظیم سے اس کا صدقہ منظور نہ کرے جیسے باب ذوی الارحام میں قبل فصل صنف اولی سراجیہ میں یہ مہمل عبارت
لان عندی ہما کل واحد منہم اولی من فرعی و فرعیہ وان سئل اولی من اصلک (کیونکہ ان دونوں کے
تو یکساں ہیں سے ہر ایک اپنی فرعی سے اولی ہے اور اس کی فرعی اگرچہ نکل بر اصل سے اول ہے۔ ت)
جس کے لئے اصلاً کوئی محصل نہیں و لهذا ملا سید شریف نے شرح میں نقل فرمایا

لعمریہ حصل منها معنی من ملحقات بعض الطلبة القاصدین الخ
اس کا کوئی معنی نہیں بنتا ہند یہ بعض نادان طلبہ اہل
الحاق کردہ عبارت ہے الخ (ت)

اور اسی قبل سے ہے وہ عبارت جس میں کسی ملا فقہ زائف کے لئے کوئی غرض فاسد ہو اور امام مصنف اس

۱/۹ سہ المیزان الکبریٰ مقدّمہ الکتاب مطبوعہ مصطفیٰ اہلبائی مصر

۳۹ ص السراجی فی المیراث باب ذوی الارحام ۲ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

۶ سہ حاشیہ ضیاء السراج مع السراج بحر الشرح سید شریف مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

سے بڑی اور جانکا خود اس کا کلام اس فرض مردود کے خلاف پر شاہ جیسے بعض خدا ترسوں کا امام حجة الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی کی طرف سے اذات کلمات مذمت امام الہدایہ کا لازمہ کاشف الغمہ سراج الدین سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت کرنا حالانکہ ان کی کتب متواترہ احیاء وغیرہ مناقب امام کی شاہد عدل ہیں اور مثل نقاب روشن و بے نقاب کہ مانحن فیہ میں ان صورتوں سے کوئی شکل نہیں والحمد للہ رب العالمین، اگر منکر ہیچہ الاسرار شریف کے نسخہ قدیم صحیح معتدہ اس روایت سے خالی دکھا دیتا یا زبانی انکار کے سوا کوئی دلیل معقول قابل قبول ارباب عقول اس کے یقینی خلاف و مخالفت عقیدہ اہل سنت ہونے پر قائم کر لیتا تو اس وقت دعویٰ الحاق نزیب و ستانہ علی الرغم اس کے عکاسہ مایہ طبعة فطبعة اس روایت کو نقل فرماتیں اور مقررہ مسلم رکھتے آئیں اور ہیچہ کا ایک نسخہ معتدہ بھی اس کے خلاف نہ ملے اور محض براہ سیدہ زہری الحاق کا ادھار باطل کر دیا جائے فن اصول میں جسے ادنیٰ مداخلت سبب اس پر کاشمیں و التمس کہ مجرد امکان منافی قطع و یقین بالمعنی الاظم نہیں سبب تک احتمال ناشی عن دلیل نہ ہو : تمام نصوص قرآن و حدیث سے بات نہ دھو بیٹھے، اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ منکر کا تصانیف شریفہ جناب شیخ اکبر و امام شعرا، قدس سرہا کی نظیر دینا کس درجہ لغو و بے عمل تھا کہاں وہ روشن واقعہ قطعی ثبوت کہاں یہ زبانی شہ سے جیدہ مبہوت، کاش منکر نے جس ن تصانیف نہ کر وہ کا نام لیا تھا وہ ان شعرا کے قول مسطورہ بھی نقل کرنا کہ دعویٰ مدلل و ادعائے

عنه ما ينسب الى الامام الغزالي يسود
ما ذكره في احب شئ المتواتر عنه حديث
ترجم الامامة الاميرة وقال واما
ابو حنيفة فقد كانت ايضا عابدا
من هذا ادعوا بالله خائفنا من
مرید اوجه الله تعالى يعلمه الخاء و مختار
امام اعظم کے بارے میں جو امام غزالی کی طرف سے ہیچ
اس کا وہ خود امام غزالی کا ذکر کردہ وہ کلام ہے جو
انہوں نے تواتر سے مروی احیاء العلوم میں نقل
اور بعد کے تراجم میں بیان کیا ہے اور انہوں نے وہاں
فرمایا کہ بیشک امام ابو حنیفہ بھی عابد زاہد عارف تھا
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، اپنے علم کی بنا پر اللہ تعالیٰ
کی رضا کے طالب تھے الخاء و مختار (ت)

یعنی امام حجة الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں ابو حنیفہ خدا کی قسم عابد زاہد عارف باللہ تھے اللہ تعالیٰ سے
ڈرنے والے اور اپنے علم سے وجہ اللہ کا ارادہ رکھنے والے ۱۲

بے دلیل کا فرق کھل جاتا و اللہ العلیٰ العظیمۃ ۔

اور اس نماز کو قرآن و حدیث کے خلاف بتانا معض بہت بے وقار ہے، ہرگز قرآن و حدیث میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، نہ مخالفت کوئی آیت یا حدیث اپنے دعوے میں پیش کر سکا، ہر جگہ صرف زبانی اذعان سے کام لیا مگر یہ وہی بھالہ قبیلہ و سفاہت فطیہ ہے جس میں فرقہ جدیدہ و طائفہ عادیہ قدیم سے بدلتا یعنی قرآن و حدیث میں جس امر کا ذکر نہیں وہ ممنوع ہے اگرچہ اس کی ممانعت بھی قرآن و حدیث میں نہ ہو، اتنی ذی ہوشوں کے نزدیک ابرو نہیں ہیں کوئی واسطہ ہی نہیں اور عدم ذکر ذکر عدم ہے پھر خدا جانے سکوت کس شے کا نام ہے! ترمذی و ابن ماجہ و حاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

الحلال ما احل الله في كتابه والمحرام ما حرم الله في كتابه وما سكت فهو مما عفا عنه
حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے

یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں، اور اس کی تصدیق قرآن مطہر میں موجود اگر فرماتا ہے جل ذکرہ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتْلُوا عَنْ أَشْيَاءَ أَنْ تَقُولُوا قَدْ سَأَلْنَا اللَّهَ عَنْهَا حِينَ يُنْزَلُ الْقُرْآنُ تَبْدِيلُكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پڑھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں بُرائی لگے اور اگر قرآن اُترتے وقت پڑھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے اُن سے معافی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

فتاویٰ یہاں سے المستفہرت علیہ الرحمہ ایک فائدہ نفیسہ کا بیان شروع کر رہے ہیں جو چار احادیث اور ایک آیت قرآنی پر مشتمل ہے جس سے بہت سی فروعات مثل عید میلاد النبی، گیارہویں شریف، شجاء، دسواں، چہلم اور صلوة الاسرار وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ نذیر احمد سعیدی

لے جامع الترمذی ابواب البیاس باب ما جاء فی بیس الغزار مطبوعہ میں کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲۰۶/۱
سنن ابن ماجہ باب اکل الجبن والسمن مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۴۹/۲
لے القرآن ۱۰/۵

بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہو جاتیں اور بہت ایسی کو منع کرتے تو حرام ہو جاتیں پھر جو انھیں چھوڑنا یا کرتا گناہ میں پڑتا، اُس مانک مہربان نے اپنے احکام میں اُن کا ذکر نہ فرمایا یہ کچھ عجول کہ نہیں کہ وہ تو عجول اور ہر عیب سے پاک ہے بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لئے کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں تو مسلمانوں کو فرماتا ہے تم بھی اُن کی چھیڑ نہ کرو کہ پھر جو گئے حکم مناسب دیا جائے گا اور تمہیں کو دقت ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن باتوں کا ذکر قرآن و حدیث میں نہ نکلے وہ ہرگز منع نہیں بلکہ اللہ کی معافی میں ہیں، دارقطنی ابو نعیمہ خشکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

ان الله تعالى فرض فرائض فلا تضيعوها
وحرم حرما فلا تنتهكوها، وحد
حدودا فلا تعتدوها، وسكت عن اشياء
من غير نسيان فلا تبهشوا عنها۔
بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انھیں باطل
نہ بننے دو اور کچھ حرام فرمائیں اُن کی حرمت نہ توڑ
اور کچھ حدیں باندھیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور کچھ
چیزوں سے بے غمگن سکوت فرمایا اُن میں کاوش
نہ کرو۔

احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ذروني ما تركتكم فانما هلك صفتك ان
قبلكم بكثر سؤ الهم واختلافهم
على انبيائهم فادانهميتكم صفت شئت
فاجتنبوه واذا امرتكم باصرفا توامنه
ما استطعتم۔
یعنی جس بات میں میں نے تم پر تضييق نہ کی اُس میں
مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی اُمّتیں اسی بلا سے ہلاک
ہوئیں گی جس بات کو منع کروں اس سے
بچو اور جس کا حکم دوں اس سے بقدر قدرت
بجلاؤ۔

احمد و بخاری و مسلم سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

۱۸۴/۴	باب الرضا	مطبوعہ نشر السنۃ ملتان	سنن دارقطنی
۴۲۲/۱	باب فرض الحج مرة في العمر حدیث ۴۱۲	مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی	صحیح مسلم
۲/۱	باب اتباع سفت رسول اللہ	مطبوعہ اربع ایم سعید کمپنی کراچی	سنن ابن ماجہ
۲۴۶/۲	از مسند ابو ہریرہ	دار الفکر بیروت	مسند احمد بن حنبل

ثُمَّ اعْظُمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِمَّنْ
سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَحْضُرْ عَلَى النَّاسِ فَحَسَرَهُ
مَنْ أَجَلَ مَسْأَلَتَهُ ۖ

بیشک مسلمانوں کے بارے میں اُن کا بڑا گناہ ہے کہ
وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اُس
کے سوال کے بعد حرام کر دی گئی۔

یہ احادیث باطنی نہ انصاری کہ قرآن و حدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں نہ اُن کی اجازت ثابت نہ ممانعت وارد
اصل جواز پر ہیں ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع و ناجائز نہ ہو تو اس سوال کرنے والے
کے کیا خطا اُس کے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی۔ بالکل یہ قاعدہ نفیہ بیحد یا دیکھنے کا ہے کہ قرآن و حدیث سے
جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بُری ہے اور جس کی نسبت کچھ ثبوت نہ ہو وہ معاف و جائز و مباح و زوا
اور اسی کو حرام و گناہ و ناجائز و ممنوع کہنا شریعت مطہرہ پر افتراء۔

قَالَ سُبْحَانَكَ وَقَدْ لِي لَا تَقُولُوا لَنَا تَهْنِئَةً
الْمُسْتَكْمِلُ الْكَذِبُ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَسْرَامٌ
لَقَدْ رَوَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ ابْنُ الدِّينِ يَفْعَلُونَ
عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ لَا يَفْلَحُونَ ۝

ہمارے رب تعالیٰ نے فرمایا اپنی زبانوں کا میں تم کو
جھوٹ مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اللہ تعالیٰ
پر جھوٹ افتراء کرتے ہو بیشک ہر لوگ اللہ تعالیٰ پر
افتراء کریں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ (ت)

اسی طرح اس نماز کو طیبہ مطلقہ ہے یا حدیث و صحابہ و ائمہ کے خلاف کہنا بھی اسی سفاہت و فساد پر مبنی
کہ جو فعل اُن سے منع نہ ہو عموماً ان کے نزدیک ممنوع تھا حالانکہ عدم ثبوت فعل و ثبوت عدم جواز میں زمین و
آسمان کا فرق ہے، امام علامہ ابن حجر رحمہ قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منہج تعمیر میں فرماتے ہیں،
الْفِعْلُ يَدُلُّ عَلَى الْجَوَازِ وَحَدَمُ الْفِعْلِ لَا يَدُلُّ
عَلَى الْمَنْعِ ۖ

کرنے کا جواز کی دلیل ہے اور نہ کرنا ممانعت کی دلیل
نہیں۔

رافضیوں نے اس طائفہ جدیدہ کی طرح ایک استدلال کیا تھا اُس کے جواب میں شاہ عبد العزیز صاحب ہلمی
تحفہ ثناء عشریہ میں لکھتے ہیں،

مَنْ رَوَى عَنْهُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ حَسْرَامٌ ۖ

نہ کہ وہ چیز سے دیگر مست و منع فرمودن چیز سے دیگر مست
مخصوصاً۔

سے صحیح بخاری باب ما يكره من كثرة السؤال
سُئِلَ الْقُرْآنُ ۱۶/۱۱۹

مطہر دواصح المطابع کراچی ۱۰۸۲/۷

سے مواہب اللدنیہ باب دہم مطامع ابو بکر رضی اللہ عنہ
سے تحفہ ثناء عشریہ باب دہم مطامع ابو بکر رضی اللہ عنہ

سہیل اکینڈی لاہور ص ۲۶۹

امام محمد بن علی الاطلاق فتح القدیر میں بعد بیان اس امر کے کہ اذان مغرب کے بعد فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ سے۔ فرماتے ہیں،

ثم ثابت بعد هذا في المسند وبينة اما يعني نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے نہ کرنے ثبوت الكراهة فلا اطلاق يدل دليل آخره سے اس قدر ثابت ہو کہ مذہب نہیں۔ رہی کراہت وہ اس سے ثابت نہ ہوئی جب تک اور کوئی دلیل اس پر قائم نہ ہو۔

اور اسے انخلاص و توکل کے خلاف ماننا بوجہ جہالت بے مزہ ہے اس میں محبوبانِ خدا کی طرف توجہ بغیر فرض تو مسل ہے اور نہ سے توکل قطعاً محمود اور ہرگز انخلاص و توکل کے منافی نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،
واستغوا اليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں کوشش لعلکم تفلحون۔

اور انبیاء و ملائکہ عظیم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرماتا ہے،
اولئك الذين يبدعون يبتغون اليه سبيلهم وہ ہیں کہ دعا کرتے اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے الوسيلة۔

اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیاء و صلحاء و علماء و عرفاء عظیم القیۃ و الثناء کا قدیم و حدیثاً حضور اقدس غایۃ الخایات نہایت نہایت علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیمات سے حضور کے ظہور پر نور سے پہلے اور بعد بھی حضور کے زمان پرکت نشان میں اور بعد بھی عہد مبارک صحابہ و تابعین سے آج تک اور آج سے قیام قیامت و عرصات عشر و دخول جنت تک استشفاع و توسل، احادیث و آثار میں جس قدر وفور و کثرت و ظہور و شہرت کے ساتھ وارد محتاج بیان نہیں، جیسے اس کی گزشتہ تفصیل و تحقیق منظور ہو مواہب لدنیۃ امام قسطلی و خصائص کبریٰ امام جلال الدین سیوطی و شرح مواہب علامہ زرقانی و مطالع المسرات علامہ داسی و طہات و اشعہ شرح مشکوٰۃ و جذب العقوب الی ديار المحبوب و مدارج النبوة تصانیف حقیقی مولانا عبدالحی محمدی دہلوی و غیر ہا کتب و کلام علامہ کرام و فضلاء عظام عظیم رتہ، عزیز اہلاد کی طرف رجوع لائے کہ وہاں حجاب غفلت منکشف

سے فتح القدیر باب التواضع مجملہ توریہ رضویہ مسکھر ۳۸۹/۱

سۃ القرآن ۳۵/۵ سۃ القرآن ۵۴/۱۲

فت : یہاں سے المصنف علیہ الرحمۃ شفاعت و وسیلہ، استدواء، التجا اور ہنگام توسل ندائے محبوبانِ خدا کے جواز پر کلام شروع کر رہے ہیں جو کہ آیات قرآنی، احادیث اور کتب سیرۃ سے ماخوذ ہے، خود کرو۔ نذیر احمد

ہوتا ہے اور مصنف غلط سے منحرف و یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ التوفیق۔

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طلب باران میں توسل کرنا مروی و مشہور حسن حصین میں ہے۔

وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بایبیا نہ خیر منہ یعنی آداب دعا سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے انبیاء سے توسل کرے۔ اسے بخاری و ہذا و حاکم

نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اللہ کے نیک بندوں کا وسیلہ پکڑے، اسے بخاری نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

اور سب سے زیادہ وہ حدیث صحیح و مشہور ہے جسے نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و طبرانی و ابن خریز نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم صحیح کہا اور حافظ امام عبد العظیم منذری و غیرہ ائمہ نقد و تنقیح نے اس کی تصحیح کو مستحکم و مقرر رکھا جس میں حضور اقدسؐ و بیکساں طوڈ و جہان افضل صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و علیٰ آلائہہ و علیٰ اہل بیتہ نے تاجینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے:

اللهم انی اسئلك و اتوجه الیک سید محمد نبی الرحمة (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم) یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذا لتقضى لی اللهم فشفعه فیّ

اے میں تجھ سے، اے نبیؐ اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں برسیدہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ میرا نبی کے نبی میں یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت رہا ہو، اے نبی! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اور بعض یہ ہے کہ بعض روایات حسن حصین میں لتقضى لی بصیغہ معروف واقع ہوا یعنی یا رسول اللہ! میں آپ کے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

مولانا فضل علی قادری غیر الزمۃ ابہاری حریز نہیں شرح حسن حصین میں فرماتے ہیں:

وفی نسخة بصیغۃ فاعل ای لتقضى الحاجۃ اور ایک نسخہ میں معروف کا صیغہ ہے یعنی تو میری حاجت دوائی

سنہ جامع الترمذی	آداب دعا	افضل المطابع اندلیا	ص ۸۰
ایواب اللہ عزات	۱۰۰	ایسی کاپی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	۱۹۶/۲

فی والمعنی تکون مبیال حصول حاجتی
ووصول مرادی فالاسناد مجازی ^{لہ}
اور یہ حدیث نفیس بیچ مذیل بطراز گراں بہا ہے ^{تصحیح} صحیح امام البراقہ سلمین ^{لہ} طبرانی کے پاس یوں ہے ا
اللہ سر جلاکان یتخلف الی عثمان بن عفان
مرضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجۃ لہ
فکان عثمان لا ینتفع الیہ ولا ینصرف
حاجتہ . ہفتی عثمان بن حنیف رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فشکا ذلک الیہ . فقال لہ عثمان
بن حنیف ائت المیضۃ فتوضا ثم ائت
المسجد فوصل فیہ رکعتین ثم قل
اللہم الی اسألت واتوجہ الیہ بنسبنا محمد

فرما اور معنی یہ ہے کہ آپ میری حاجت روا کی کا سبب
بنیں۔ پس یہ اسناد مجازی ہے (د) (ت)

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا امیر المومنین
نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر
غور فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے اس امر کی شکایت کی انھوں نے فرمایا وضو
کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر فریوں دعا مانگ
الہی ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے

علیہ السلام مندرجہ ترغیب میں فرماتے ہیں قال طبرانی بعد ذکر کوص قد ر بعدین صحیح طبرانی نے اس حدیث
کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے کہا حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ (م)
علیہ السلام حکذا ہو ہذا ثبت الصلوۃ فی نفس الحدیث
فی السنۃ الصحیحۃ للترغیب النبی من اللہ
تعالیٰ بہ علی ہذا الصحت جزو لعل عثمان بن
حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذ روی الحدیث
اقبہ کما ہو واذا علم الرجل نراہ الصلوۃ
کما ہو المطلوب فی امثال المقام ، واللہ
تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ (م)

یوں ہی دو یہاں نہ زکا ثبوت نفس حدیث میں ہے ترغیب
کے صحیح نسخہ میں ہے یہ نسخہ اللہ تعالیٰ نے اس محتاج کو
بطور احسان عطا فرمایا ہے ہو سکتا ہے کہ عثمان بن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت کیا تو انھوں نے حدیث
کو درست بیان فرمایا اور جب انھوں نے آدمی کو
ترغیب دی ہو تو نماز کا لفظ زائد کر دیا ہو جیسا کہ
ایسے مستام میں مطلوب ہوتا ہے ۔ واللہ
تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ (ت)

سلفہ عزہ ثلثین شرح حصین مع حصین
سلفہ ترغیب والترغیب فی الصلوۃ الحاجۃ ودعائہا
اخضر الطالیح انڈیا ص ۱۲۵
مطبوعہ مطبعۃ البابی مصر ۱/۲۷۹

عنہی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الرحمة یا محمد
انی اتوجه بک الی ربی فتقضونی حاجتی
وتذکر حاجتک وروح الی حق اروح معک .
فانطق الرجل فقصم ما قال له ، ثم
اتی باب عشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء
البواب حتی اخذہ بیدہ فادخلہ علی
عشمی بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فاجلسہ معہ علی الطنفہ ، فقال
حاجتک ، فذکر حاجتہ فقضاهالہ ، ثم
قال ، ما ذکرت حاجتک حتی کانت
هذه الساعة وقال ما کانت لك من
حاجة فاذکرها ثم ان الرجل خسر
من عنده فنفق عشمی بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ، فقال له حرک اللہ خیرا ما کان یظن
فی حاجتی ولا یلتفت الی حق کلمتہ فی ، فقال
عشمی بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ حب
کلمتہ ، ولكن شهدت من رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم واماہ رجل ضریر فشیکا
لیہ ذهاب بصیرہ ، فقال له النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انت البیضاء متوضئا ثم
صلی رکعتین ثم ادع بهذا الدعوات ، فقال
عشمی بن حنیف عر اللہ ما تقرن وطال بنا العذ
حق وخذ عین الرجل کانه لو یکن به ضرر قط

توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! میں حضور کے توسل سے
اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت رو
فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کرشم کو پھر میرے
پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں ، حاجت مند نے
یوں ہی کیا پھر آستان خلافت پر حاضر ہوا دربان آیا
اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین
سے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا مطلب پر چھا عرض کیا
خود آفرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم
نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں
پیش آیا کرے ہمارے پاس پہنچے آیا کرو۔ یہ شخص
وہاں سے کل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
طاہر رہا ، اللہ تمہیں دلاستے خیر و سب امیر المومنین میری
حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے
یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض
کی عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم
میں نے تو تیرے معاملے میں امیر المومنین سے کچھ بھی
نہ کہا ، مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا مافر
ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یوں ہی اسے
ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دُعا
کرے خدا کی قسم ہم اسے بھی نہ پاس لے تھے ہاتھ ہی
کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گیا کہی اللہ خدا
ہی نہ تھا۔

تسلیم : ایہا المسلمون حضرات منکرین کی غایت دیانت سنت محل افسوس و عبرت اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ و جلالت فیضیہ پر معلوم ہو چکی اور اس میں ہم اہل سنت و جماعت کے لئے جواز استدلال و التی و بشکام توسل، ندائے محبوبان خدا کا بکھار دیا گیا روشن و واضح دین و طالع ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں اب ان کے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اس قدر دہلی بند علم و تدبیر کے اپنے مذہب کی حمایت یجا میں جس صریح جیبا کی دشواری چٹنی کہ کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہئے تھی حضرت نے حسن حصین شریف کا ترجمہ لکھا جب اس حدیث پر آئے اس کی قمار شریعت بنفیر عزت سے جرات نہ کرنے دی کہ نفس حق میں اس پر طعن فرمائیں اور ادھر پاس مشرب تاخن ہل جوش مصیبت تاپ گسل ناچار عاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہجوم کی تسکین فرمائی کہ

ایک راوی اس حدیث میں عثمان بن خالد بن عمر بن عبد
متروک الحدیث است پناک و تقریب موجود است
و حدیث راوی متروک الحدیث قابل حجت نمی شود۔
ایک راوی اس حدیث میں عثمان بن خالد بن عمر بن عبد
متروک الحدیث است پناک و تقریب موجود است
و حدیث راوی متروک الحدیث قابل حجت نہیں ہوتی۔

انا لله و نالیه ساجدوں ، نصف دیانت کہ قریب قریب تبار سبقت و فتح ہو گیا تھا تسلیم فرماتے
ارشاد مقرر فی الانبیاء حضور پر نور سید الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ علی آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے
نکروا ہی نخواستہ ہی بزرگ و تقریب ایسی صحیح راجع حدیث کو جس کی اس قدر ائمہ محدثین نے یک زبان تصحیح فرمائی
معاذہ ساقط و مردود قرار دیجئے اور انتقام خدا و مطاہر حضور سیدہ زہرا علیہ افضل الصلوٰۃ و الثناء کا کچھ
خیال نہ کیجئے اب حضرات منکرین کے تمام ذلیلوں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد
بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب مستند میں کہیں روایت نہیں ملی یا عثمان
بن عمر بن فارس عبدی بصری ثقہ جو صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ تمام صحاح کے رجال سے ہیں ، کاش
اتنا ہی نظر فرما لیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اس کا مدار روایت وہ شخص کیونکر ممکن ہو جائے ، چہ کے سوا کسی
کے رجال سے نہیں ، آئے جیبا کی مشہور و متداول صحاح کی حدیث جن کے لاکھوں نسخے ہزاروں ہا دیں ہوئے
ان کی اسانید میں صاف صاف عن عثمان بن عمر کہ ابن عمر کا ابن خالد بن خالد
کس درجہ کی حیا و دیانت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور سنئے ابن السنی عبد اللہ بن مسعود اور بزار عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا فعلت دابة احدكم باسرها فليناد
يا عباد الله احبوا فان الله تعالى عبادا في
الارضين تحبونه
جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چلائے
یوں نہ کہہ کرے اسے خدا کے بندو! روک لو کہ اللہ
تعالیٰ کے کچھ بندے زمیں میں ہیں جو اسے روک
لیں گے۔

بزار کی روایت میں ہے یوں کہ: اعيذو يا عباد الله بدركم اسے خدا کے بندو!۔ سیدنا عسید اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد صحیح اللہ (اللہ تم پر رحم کرے۔ ت۔ اور زیادہ فرماتے
رواۃ ابن شیبہ فی مصنفہ (اسے ابن شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا۔ ت) امام نووی رحمہ اللہ
تعالیٰ انکار میں فرماتے ہیں: ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عاظم کبیر تھے ایسا ہی کیا، چھوٹا جانور فوراً روک گیا
اور فرماتے ہیں: ایک بار ہمارا ایک جانور چھٹ گیا لوگ عاجز آئے تھے نہ لگائیں نہ یہی کلمہ کہا فوراً روک گیا
جس کا اس کلمے کے سرا کوئی سبب نہ تھا نقلہ سیدی علی القادری فی الحور الثمین (ملاحظہ قاری نے
اسے حرمین میں نقل کیا۔ ت) امام حبرانی سیدنا مقبر بن خزدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور
سیدنا عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا اضل احدكم شيئا و اراد عونا و هو بارض
ليس بها انيس فليقل يا عباد الله اعيذوني
يا عباد الله اعيذوني يا عباد الله اعيذوني
فان الله عباد الايراهم
جب تم میں سے کوئی شخص سنان بگڑ میں بیٹے
بھولے یا کوئی چیز گم کر دے اور مدد مانگنی چاہے
تو یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو
اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو! اے اللہ کے
بندو! میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔

عہ جن کے سید و مولا و سند و ماویٰ حضور پر نور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
(باقی پر صفحہ آئندہ)

سۃ المعجم الکبیر مروی از عبد اللہ بن مسعود حدیث ۱۰۵۱ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۰/۲۶۴
الطاب العالیہ بزوائد المسانیہ الثمانیہ ۲/۲۳۹ - کشف الاستار عن زوائد البزار ۴/۳۴
مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۲ الاذکار للنووی ص ۱۰۱

سۃ المصنف لابن ابی شیبہ مایعربہ الرمل حدیث ۹۷۹ مطبوعہ دار القرآن کراچی ۱۰/۳۹۰
سۃ الاذکار للنووی باب ما یقول اذا فعلت دابة
سۃ المعجم الکبیر ماسند مقبر بن خزدان حدیث ۲۵۰ - مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۰/۱۱۸ و ۱۱۹

عقیدہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اقد جرتب ذلک بالیقینی یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔
رواہ الطبرانی ایضاً (اسے طبرانی نے بھی روایت کیا ہے۔ ت) فاضل علی قاری علامہ میرگ سے وہ
بعض علمائے ثقات سے ناقل ہذا حدیث حسن یہ حدیث سن ہے۔ اور فرمایا مسافروں کو
اس کی ضرورت ہے، اور فرمایا مشائخ کرام قدست اسرارہم سے مروی ہوا کہ مجرب قرون سے
النجاشی یہ مجرب ہے اور مراد مٹی اس کے ساتھ مقرون۔ ذکرہ فی الحوزۃ الثمین (اس کو حرز ثمین
میں ذکر کیا ہے۔ ت) ان احادیث میں جو بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور ان سے مدد مانگنے
کا صاف حکم ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم سے دیا سے کرام سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم و افاضہ
علینا انوارہم یہی قول انظر واشهر ہے کما نص علیہ فی الحوزۃ الوصیۃ (جیسا کہ
حرز الوصیہ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ ت) اور ممکن کہ نگریا مسلمان صالح جن افراد ہوں دیکھنا کان آ
توسل ونداکو مشرک و حرام اور منافق توکل و اخلاص جاننا معاذ اللہ شرح مطہر کو اصلاح دینا ہے۔
تبیین یہاں تو حضرات منکرین کے انھیں عالم نے یہ خیال فرما کر کعجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں
ہے غوث و خطا خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم و دیانت و جوش قنوی و امانت کا جلوہ دکھایا فرماتے ہیں، اس حدیث
کے راویوں میں سے عقیدہ بن غزوان مجہول ہی ہے لغوی او بدانت اس کی منزل میں یہ یا کہ کہ ہے تقریب میں کہ نام ایک
کتاب کا ہے اسرار الرجال کی کتابوں سے۔

اقول مگر بحمد اللہ آپ کا قنوی و عدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے خدا کی شان کہاں عقیدہ بن غزوان کا
کہ طرہ ناگہ سے میں غیب تقریب میں مجہول الحال اور میزای میں لا یعرف کہاں کہ اس حدیث کے راوی عقیدہ
بن غزوان بن جابر مازنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی جلیل القدر مجاہد و مجاہد غزوہ بدر میں جو
کی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے انین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاء مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معروف کہ حرز ثمین

(بقیہ ما شیء صفحہ گزشتہ)

کیا کہ سیدنا خضر علیہ السلام نے اس کی تصریح	کما نص علیہ سیدنا الخضر علیہ الصلوٰۃ
کی اور نبیہ الاسرار، الزبۃ اور التحفہ وغیرہ میں	والسلام سواہ و نقہ فی البہجۃ و
اس کی روایت کیا اور نقل کیا ۱۲ منہ (ت)	الزبدۃ والتحفۃ وغیرہا ۱۲ منہ (م)

سلطہ المعجم البکیر، مسند عقیدہ بن غزوان، حدیث ۲۹۰، مطبوعہ مکتبہ قیصریہ بیروت، ۱۱۸/۱۰
۲۶ ص، حار الکوب فی البحر، افضل المطابع اندی، ح ۲۶

اُن کے پیش نظر ہے، شاید اس حزم میں یہ عبارت تو نہ ہوگی،

رواہ الطبرانی عن حمید بن علی عن عقیبة بن
غزو ان رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ عن نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم

یا جس تقریب آپ نے حالہ دیا اس میں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی،

عقیبة بن غزو ان بن جابر المزنی صحابی جلیل
مہاجر مدنی مات سنۃ سبعۃ و عشتون
۱۰۰ ملخص -
عقیبة بن غزو ان بن جابر المزنی صحابی جلیل مدنی اور
مہاجر مدنی جن کا وصال ۷۸۰ھ میں ہوا۔
۱۰۰ ملخصاً - (ت)

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع الشان عظیم الشان کو بزور
زبان و زور جہان و درجہ حمایت سے جھٹکنا لاش میں لا ڈالنے اور جس ممانعت و ہرجاءات کو معاذ اللہ زور و ادراپہ
و مٹھوی جہالت بنانے کی پدراہ نکالنے

ولکن صدق نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اذا لو تستحق فاصنع ما شئت بہ

مسلمان دیکھیں کہ حضرات مکرر اس کا حق و اصرار باطل میں کیا کہ کر گزرے پھر دعائے حقانیت گویا تمیز کا
وضوئے حکم ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، خیر یہ توضیحیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب
کی سننے اپنے قصیدۃ الطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ دیکھتے ہیں کہ

و بدست از استمداد روح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم

اسی میں ہے،
بنظر فی آید مرا عثر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ

مجھے تو ہر مصیبت میں اور ہر پریشانی حال کے لئے حضور

سے جو زمین شرح حصی مع حصی و حار الریب فی البحر فصل الطایح انڈیا ص ۲۵
سے تقریب التہذیب ترجمہ ۲۲۵۴ دارالکتب الطلیہ بیروت ۱۴۵۲/۱
سے العجم الجبر مروی از ابو مسعود حدیث ۶۵۸ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۴۲۰/۱
سے شرع قصیدۃ الطیب النغم فصل اول و تہذیب بدو فیہ مطبعہ مجتبیٰ فی دہلی ص ۲

ہمارے دست زدوں اندوگینست و در ہر شدت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے (ت)
اسی میں ہے،

بہترین خلق خداست در غصت و در شغل و نافع ترین فیضان
ست مردمان را از و یک نجوم حوادث زمان ہے
اسی میں ہے،

فصل یازدہم در ابتہال بکناب آن حضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدا سے تعالیٰ ہے بہترین
کسیکہ امید داشتہ شود اسے بہترین عطا کنندہ ہے
اسی میں ہے،

اسے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے از دل مصیبت ہے
اسی میں ہے،

تو پناہ و ہندہ منی از نجوم کردن مصیبت و فتنہ محض
در دل بدترین چنگلا لہار ہے
آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب
پیدا کئے پہلہ دیتے ہیں۔ (ت)

اور اپنے قصیدہ ہمزیہ کی شرح میں قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں،
آخر حاشی کہ ثابت است ما روح آن حضرت را صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم و فتنہ احساس کند نارسائی خود را از
حقیقت شناختن اعتدال بفتح غواری و ذاری، ابتہال
و اعلاص و ردعا آنتست کہ نہ اکند زار و غوار شدہ
بشکستگی دل و اظہار ہے قدری خود با خلاص و در مناجات
و پناہ گرفتن بایں طریق اسے رسول خدا سے بہترین
مخلوقات عطا کئے ترا میخواند روز فیصل کردن ہے
یاد دہی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں
یہ دعا اور شفا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ
زاری اور دل غمی اور اظہار ہے قدری میں خلوص کے
ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور
لکھے کہ اسے رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، اسے
اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات، قیامت کے روز
میں آپ کی عطا کا خواست نگاہوں (ت)

۲	ص	مطبوعہ مطبع مجتہبی دہلی	فصل اول در تشبیب بزرگوار	۱
۶	ص	"	فصل چہارم	۲
۲۲	ص	"	فصل یازدہم	۳
۳۲	ص	"	فصل ششم	۴

اسی میں ہے :
 وقتیکہ فرد آید کار حلیم در غایت تاریکی پس توی چہ
 جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں مچ جائے تو آپ ہی ہر
 جہ میں پناہ دیتے ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے :
 بسوئے توست آوردن من ویر توست پناہ گرفتنی من
 میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے
 دور توست امیدداشتن من کیجئے
 مریخ آپ ہی ہیں۔ (ت)

بالجملہ بندگان خدا سے ترسل کو اخلاص و توکل کے خلاف نہ جانے کا مگر سخت جاہل محروم یا ضال مسکا بر طوم
 رہا اس نماز مبارک کے افعال پر کلام، اولاً جب اس کی ترغیب خود حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
 ارشاد سے ثابت تو بدعی تسنی کو کیا گنجائش انکار، خود منکرین کی زبانیں اس شہادت میں ہمارے دل و زبان کی
 شریک ہیں کہ وہ جناب اتباع قرآن و حدیث و ائمہ کرام و مراعات سیرت صحابہ و اجتناب محدثات
 شنیعہ و التزام احکام شرعیہ پر استغناست کاملہ رکھتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اس ضلالت و افسادنا
 اللہ ادریں بنصحاء آمین (اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اس کو راضی کرے اور اپنی نعمتوں سے دونوں جہاں
 میں ہماری امداد فرمائے آمین۔ ت)

ثانیاً وہ علماء اولیاء جن میں بعض کے اسمائے طیبہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہم نے ذکر کئے جنہوں نے
 یہ نماز پسند کی اجماعت دینی سنہ لی خود پر مبنی منکرین میں کون ان کے پاسے کا ہے؟ پھر ان کے کہے سے کیونکر مسلم ہو
 کر حکم شرع پر یہی چلے اور وہ سب معاذ اللہ گناہگار، فاسق، بدعتی گزرے اور ان اکابر کو غیر موقوف کر کے اتساع
 سواد اعظم کی طرف بلانا وہی پرانی قبیس ہے سواد اعظم کا خلوت جب ہو کہ جمہور ائمہ دین، فقہاء و محدثین، عرفائے
 محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجماعی اس نماز سے مخالفت کرتے آئے ہوں جب منکرین دو چار ائمہ معتدین سے صحیح طور پر
 (جو دیکھ دو انستہ کذب و افتراء و ضلالت اسمائے کتب و علماء استناد بجا بیل و اجزائے خاطر سے کہ دایہ قدیم
 اکابر منکرین ہے خالی ہو، اس نماز کریم کی مخالفت کا ثبوت نہ دے سکے نہ ابن شہار اللہ تعالیٰ قیام قیامت
 دے سکے تو سواد اعظم کا نام لینا صرف حرام کو دھوکا دینا ہے۔

ثالثاً ان صاحبوں کے اصول پر تو اس نماز کے جواز و باہمت اور منع و انکار کی قیامت و شاعت

پارے طور سے (جسے معارضہ بالقلب کہتے) سواد اعظم ائمہ و علماء محدثین و فقہاء کا اجماع قطعی ثابت ہو گا، پہلے معلوم ہو چکا کہ ان حضرات کے مذہب میں عدم ذکر و عدم ہے اور خود یہاں شکرین کے اذعان سے سواد اعظم کا یہی جہتی کسما لا ینفخی (جیسا کہ مخفی نہیں۔ ت) اب ہم کہتے ہیں کلمات ائمہ میں اس نماز پر انکار جائز ہونا ہرگز مذکور نہیں۔
 دین ادنیٰ فعیبہ البیان ولا یتطبیعہ حتی یرحمہ القاسم ظان (جو دعویٰ کرے اس پر بیان لازم ہے جبکہ یہ اس کی استطاعت سے خارج ہے۔ ت) اور عدم بیان بیان عدم تو لاجرم اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اُن سب ائمہ کے نزدیک اس نماز مبارک پر انکار ردو انہیں اور جس پر انکار ناجائز ہو گا وہ اقل درجہ سراح ہو گا فثبت المقصود وبہت العنود و الحمد لله العلیٰ الخود و (مقصود ثابت ہوا، مخالفت بہت ہوا، الحمد لله العلیٰ الخود۔ ت)

سایحاً ان حضرات کی عجیب عادت ہے جواز کے عقلاء و قتلاً محتاج دلیل نہیں بلے دلیل خاص قبول نہیں کرتے اور عدم جواز کے لئے ان کے زبانی دعوے کافی رہ جاتے ہیں کاش جہاں یہ کہتے ہیں کہ توجہ لبراق و روش با وسب درست نہیں وہاں اس پر کوئی دلیل شرعی بھی قائم کرتے اور جب کچھ نہیں تو ہمارے لئے اہل جواب دہی ہے جو مدعیان بے ثبوت کے مقابلہ میں قرآن عظیم نے تعلیم فرمایا کہ قل ھا تو ابرھانکم ان کنتمو صداد قیئین (فرمادیجئے اگر آپ بے ثبوت دلیل پیش کرو۔ ت) اور سلسلے انتہائے تقریر میں جو اپنے لئے بات آسان کرنے کو ہیئت نماز و تذلل تام و انتہائے تکظیم کی قیدیں بڑھالیں وہ خود اسی پر مردود کہ ہرگز ترکیب صلوة الاسرار میں ان باتوں کا نشان نہیں، ہاں محبوبان خدا کی نفس تکظیم بیشک اہم و اجاست و اعظم قربات سے ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ومن یعظم حرمت اللہ
 فهو خیر لہ عند ربہ۔ وقال تعالیٰ
 من یعظم شعائر اللہ فانہ امن تقوی
 القلوب ۵ وقال تعالیٰ انما ارسلک شہدا و
 مبشرا و نذیرا ۵ لتؤمنوا باللہ ورسولہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی عزت والی
 چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ
 کے ہاں بہتر ہے۔ اور نیز فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی
 نشانوں کی تعظیم کرے گا تو یہ قلبی تقویٰ ہو گا۔ اور نیز
 فرمایا ہم نے آپ کو مشاہدہ کرنے والا، بشارت ستانے

سۃ القرآن ۱۱/۶

سۃ القرآن ۲۲/۲۰

سۃ القرآن ۲۲/۲۲

وتعزروا وتوقروا۔

والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اسے ہمنوا

تم دانہ اور اس کے رسول کی تعظیم و توقیر بجا لاؤ (ت)

خود منکر نے کہا کہ صحابہ کرام تعظیم سید الانام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں بہت زیادہ تھے بلکہ شاید اسی منکرین کو خبر نہیں کہ علمائے دیں نے روضہ منورہ کے حضور خاص ہیأت نماز قائم کرنے کا حکم دیا تو منکر کو اس قید کا اضافہ بھی کام نہ آیا بلکہ گاہ بے لذت ٹھہرا۔ لباب و شرح لباب کی عبارت عنقریب مذکور ہوگی بالفعل اختیار شروع مختار و دفعی علیگیر کی تصریح لیجئے فرماتے ہیں،

یتوجه الی قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وینقف کما یقف فی الصلوٰۃ ویمثل صورتہ
انکریمة البھیة ام ملقطا۔
یعنی قبر شریف سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
طرف توجہ کرے اور ٹیٹ کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا
ہوتا ہے اور حضور کی صورت جبار کی تصور باندھے۔

ام ملقطا۔

اسے عزیز! اصل کاریہ ہے کہ مجربان خدا کے لئے جو تواضع کی حاجی ہے وہ درحقیقت خدا ہی کے لئے تواضع ہے ولہذا بکثرت امارت میں استاد و شاگرد و علماء و عامر مسلمین کے لئے تواضع کا حکم ہوا جنہیں جمع کیجئے تو دفتر طویل ہوتا ہے طبرانی معجم اوسط اور ابن عدی کامل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

تعلموا العلم و تعلموا العلم السکینۃ والوقار
وتواضعوا لمن تعلمون منہ۔
علم سیکھو اور علم کے لئے سکون و مہابت (وقار)
سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس سے سلفے
تواضع کرو۔

سلفہ القرآن ۹۵۵/۴

سلفہ فتاویٰ ہندیہ کتاب المناسک مطلب زیارۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطبوعہ نوری کتب خانہ پشاور ۱/۲۶۵
سلفہ الکامل فی صفات الرجال ص ۱۵۵ عباد عباد بن کثیر ثقفی بصری مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲/۶۴۲

فت : محبوبان خدا (مثلاً انبیاء، اولیاء، علماء، استاد اور شاگرد کہ وہ اللہ کے نبی، یہ اللہ کے ولی۔ وہ دین الہی کے قیم ہیں اور ملت الہیہ پر قائم) کی تواضع اور تعظیم کرنا درحقیقت خدا ہی کی تواضع اور تعظیم کرنا ہے ورنہ محض کسی دنیا دار یا کافر کی تعظیم جائز نہیں۔ نذیر اس

اور خطیب نے کتاب الجامع لاوی والسامع میں اُن سے یوں روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

تواضعوا لمن تعلمون منه وقواضعوا لمن تعلمونه ولا تكونوا جبابرة العلماء فيغلب جهلكم علمكم۔
جس سے علم سیکھتے ہو اُس کے لئے تواضع کرو اور جیسے علم سکھاتے ہو اُس کے لئے تواضع کرو اور حکیم عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تمہارے علم پر غالب ہو جائے۔

بائشہد علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے، فتاویٰ ہندیہ میں ہے، التواضع لغير الله حرام كذا في الملتقط (غیر خدا کے لئے تواضع حرام ہے جیسا کہ ملقط میں ہے۔ ت، تراات وہی ہے کہ انبیاء و اولیاء و مسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں یہ اللہ کے ولی ہیں وہ دین الہی کے قیم ہیں برکت الہیہ پر قائم ہیں عزت تواضع بسبب و نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الہی میں حاصل تویہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوتی جیسے

یرفاعة ضرور علامہ برصہ عجیب تر بشنو (نہایت عجیب بات سن۔ س)۔ (امظہر جانان صاحب اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں)۔

ایشان بجناب پیر خود شستہ کہ محبت شہا بر محبت نہاد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غالب ست موجب
الفضال میشود در جواب برنگاشتہ کہ محبت پیر
بہیں محبت خدا اور رسولی ست و سبب جذب کمالات
الہیہ کہ در باطن پیر ثابت ست می شود
چوں دیدہ عقل آمد احوال
معبود تو سری ست اول
ثابت شدہ اللہ تعالیٰ کے کمالات کہ جذب کرنے کا باعث ہے۔

انتہی بلطفہ (۱۲۷۴ھ)

سن الجامع لاخلاق الراوی باب ذکر ما یجبی لاوی والسامع دارالکتب العلمیہ بیروت ص ۹۱
الکامل فی صفات الرجال من احمد عباد جہاد بن کثیر ثقفی بصری مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۹۴۳/۲
رہ فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن والعشرون فی ملاقات الملوک لا نورانی کتب خانہ پشاور ۳۶۸/۵
ملفوظات مرزا مظہر جانان مجتہبائی دہلی ص ۱۸۲

صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی تعظیم و محبت بعینہ محبت و تعظیم سید عالم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کما انھن علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر تصریح فرمائی، ایسی بہت سی احادیث ہیں جہاں ان کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، وہ احادیث اجنبی نہیں

ہیں ان کا مورد سب کو معلوم ہے۔ (ت)

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ عیاذ آہا اللہ کسی کافر یا دنیا دار غنی کے لئے اس کے سبب تواضع ہو کر یہاں وہ نسبت پرورد ہی نہیں یا مہر و سہ ہے تو ملحوظ نہیں، اسے عز و اکرام احادیث کثیرہ بشیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خشوع و خضوع بجا آنا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو ان کے جبین و استیجاب سے عتاب ہو، ابو داؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

قال اقیمت النسب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس و اصحابہ حولہ کانت علی رؤسہم الطیبت واصحابہ حوله کانت علی رؤسہم الطیبت میں حاضر ہوں، حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں یعنی سر پہ کاسے گردنیں خم کئے بے حس و حرکت کہ پرندے ٹکری یا پتھر جان کر سروں پر آ بیٹھیں اس سے بڑھ کر کھوت شوق کیا ہوگا!

ہند بن ابی بارہ و صامت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی عنہ کی حدیث علیہ اقدس میں ہے،

اذا تکلم اطلق جلاؤہ کانت علی رؤسہم الطیبت جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیے مگر یہاں

کے سروں پر پرندے نہیں تھے

جب ست باوجودت کہ وہ بھی ماند تو بغض اندر آئی و مرا سخی بماند

(عجب ہے کہ تیرے وجود سے میرا وجود ہاتھ سے تیری گفتگو نافذ ہوتا و میری بات باتی ہے،

مولانا جامی قدس سرہ السامی نجات اقدس شریف میں لکھتے ہیں،

یکے از مشایخ گوید کہ من و شیخ علی بن ابی ہریرہ در حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی کہ یکے از اکابر بعثت واد پیش آمد و

سے سنن ابو داؤد کتاب الطب باب الربل یترادہ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱۸۳/۲

مسند احمد بن حنبل حدیث اسامہ بن شریک دار الفکر بیروت ۲۷۸/۲

سے المعجم الکبیر حدیث ہند بن ابی بارہ مکتبہ فیصلہ بیروت ۱۵۸/۲۲

گفت یا سیدی قال جدك رسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم من دعى فليجب
وهانا ادعوك الى منزلي گفت اگر مرا اذن کنند
پیام زمانے سرور پیش از انعت پس گفت سے ایم
و براستر سوار شد شیخ علی بیٹی رکاب راست ہی گرفت
و من رکاب چپ تا بسرا سے آن شخص رسیدیم ہم شیخ
بنداد و علماء اعیان آنجا بردند سلسلے پر کشید نہ بروی
انوار نعمتھا و سلسلہ بزرگ سرور کشیدہ دو کس برداشتہ
پیش آوردند دور آخر ساطعہ اند بعد ازاں آن شخص کہ
صاحب دعوت بود گفت القبلہ و شیخ رضی اللہ تعالیٰ
عنه سرور پیش افکندہ بود ایچ غور و اذی نیز نذرہ بچس
ہم غور و اهل المجلس کا حق علی رو مسعود
الطیر ہیبتہ

ایک بزرگ تشریف لائے اور انھوں نے عرض کی اسے
آقا و خٹ اعظم، آپ کے بڑا بھائی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعوت دے اس کی
دعوت قبول کی جائے، میں آپ کو اپنے گھر کے لئے
دعوت دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے اجازت ملی
تو آؤں گا، یہ فرما کر آپ نے کچھ دیر سربارک کو کھجک یا
پھر فرمایا میں آ رہا ہوں آپ گھر سے پر سوار ہو سنے
شیخ علی بیٹی نے دایاں رکاب اور میں نے بایاں رکاب
پکڑا، حتی کہ ہم سب اس شیخ کے گھر پہنچے تو وہاں پر
بنداد کے شاگرد علماء اور خاص رگ موجود تھے دسترخوان
بچھایا گیا جس پر مختلف قسم کی نعمتیں موجود تھیں اور ایک
بھاری دھبہ تابوت کو، اس آدمی اٹھا سنے ہوئے لائے
براد پر سے ڈھاپا ہوا اتحادہ دسترخوان کے قریب

ایک طرف رکھ دیا گیا، اس کے بعد صاحب خانہ شیخ نے کھانا کھانے کو کہا تو حضرت خٹ اعظم نے سربارک بھائی انہ
خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی میں کھانے کی اہواز دی، اور کسی نے بھی نہ کھایا جبکہ تمام اہل مجلس ایسے خاموش
سر جھکائے ہوئے تھے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندہ سے بیٹھے ہوں۔ (د ت)

یعنی اہل مجلس کہ تمام اولیاء و علماء و علماء بغداد تھے ہیبت سرکارِ قادریہ کے سبب ایسے بیٹھے تھے گویا
ان کے سروں پر پرندہ سے ہیں۔ مقصود اسی قدر تھا مگر ایسی جانفزا بات کا ناقص رہنا دل کو نہیں بھاتا لہذا
تفریقِ قلوب سنت و خلیفہ و ربہ دعوت کے لئے تندرہ ایت نقل کروں، فرماتے ہیں:

حضرت نے مجھے اور شیخ علی بیٹی کو اشارہ فرمایا کہ اس
تابوت کو میرے سامنے لاؤ، وہ بھاری تابوت ہم
نے اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے فرمایا
اس پر سے کپڑا بٹاؤ، جب ہم نے دیکھا وہ اس شخص کا

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شیخ علی بیٹی اشارتی کر دے
سلسلہ را پیش آریہ برضا ستیم و آن را پیش بردا ستیم
و پس گران بود و پیش شیخ شاید فرمود تا سر آزا
بکشایم و دیدیم کہ فرزند آن شخص بود تا مینا سے اور زاد

برجائے ماندہ و مجزوم و مفلوج گشتہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دی رائفت قسم باذن اللہ معافی اُن کو دیکر برخاستہ دواں و بینا و براں پیچ آفتے نے فسر یاد از حاضران برخاست شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در انبوه مردم بیرون آمد و صبح نور و پیش شیخ ابو سعید قیلوی رقم دواں قصہ باو سے بچتم گفت شیخ عبد القادر ربی ربی الہکمہ و الابریص و یحیی الصوفی باذن اللہ عز و جل ست انتہی۔

تو انھوں نے فرمایا کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادر زائدہ سے اور کوڑھی کو تندرست اور فرد سے کہ زندہ اللہ کے اذن سے کرتے ہیں۔ (ت)

تو ادا قدرت تو داری ہرچہ خواہی کنی

مردہ را جانے وی و دور را در ماں کنی

(اسے قدرت واسے تجھے قدرت ہے پو پاسپ تو کرے، مردہ کو ہاں دیتا ہے اور دور کو آرام دیتا ہے)

امام ابو ابراہیم نجیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کتاب الشفاء میں ہے،

واجب علی کل صومن متقی ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ذکر عندہ ان یخضع و ینحس و یتوقد و یسکن من حرکتہ و یأخذ فی حیبتہ و اجزلہ بما کان یاخذ بہ نفسہ لو کان بین ید یدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یتأوب بما اذنب اللہ تعالیٰ بہ لک

ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرے یا اس کے سامنے حضور کا ذکر آئے حضور و غشور بجلا سے اور با وقت رہ جائے اور احضار کو حرکت سے باز رکھے اور حضور کے لئے اُس ہیبت و تعظیم کی حالت پر ہو جائے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور و اس پر طاری ہوتی اور ادب کرے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں ان کا ادب سکھایا ہے۔

ملہ نفحات الانس حالات ابو عمر و لقیی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ انتشارات کتاب فروشی ایران ص ۵۲۰
ملہ کتاب الشفاء فصل واعلم ان حرۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد موتہ مطبوعہ مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ ترکی ۳۲/۲

امام علامہ شہاب الدین شہناجی نسیم الریاض میں اس قول کے نیچے لکھتے ہیں،

یغرض من ذلك ويلا حظه ويتشله فحسكاته
یعنی یہ حضور کے وقت یہ قرار دے کر میں حضور اقدس
عندہ ﷺ کا تصور بنانے سے گویا حضور کے سامنے حاضر ہوں۔

امام اجل سیدی قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں امام نجیبی کا ارشاد نقل کر کے فرماتے ہیں،
وهذا كانت سيرة سلفنا الصالحين واسمعتنا
الماضين رضي الله تعالى عنهم
ہمارے سلف صالح وائمہ سابقین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کا یہی طاب و طریقہ تھا۔

اور فرماتے ہیں،

كان حالك اذا ذكر النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم يتخيل لونه وينتحي
نسیم میں ہے، المشد خشوعاً یہ جبکہ جانا سبب شدت خشوع تھا۔ شفا شریف وغیرہ تصانیف
علماء میں اس قسم کی بہت روایات مذکور شاہ ولی اللہ قصیدہ ہمزہ میں لکھتے ہیں،

ينادي ضارعا لمحتوج قلب
مسؤول الله يا حبيب البرايا
وذل وابتهاال والتج
فوالك استغنى يوم القضا

(ما جہندی، دل کی عاجزی، انکساری، تضرع اور التجار کے ساتھ رسول اللہ کو ندا کرے
اور عرض کرے کہ اسے مخلوق سے افضل ذات! میں آپ سے قیامت کے روز عطا کا
خواستگار ہوں)

ویکھو صاف بتاتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا اور حضور سے حوفاً حاجت کرے تو تضرع و
تضرع قلب و تذلل و الخارج و زاری سب کچھ بجالائے۔ تین کتابوں والہ ایسا ہی چاہئے مگر آپ کے ان
شکر فروشو کی دعا کوں کرے، غرض اس مطلب نفیس میں کلمات علماء کا استیعاب کیجئے تو دفتر چاہئے لہذا

۱۔ نسیم الریاض شرح شفا	فصل و اعلم ان حرمة النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد حرمة مطہرہ و الارواح النکیرہ ص ۲/۳۹۶
۲۔ کتاب الشفاء	مطبوعہ مطبعہ ترکہ تصانیف ترکی ۲/۳۲
۳۔	۲/۳۹۶
۴۔ نسیم الریاض شرح شفا	دور النکیرہ ص ۲/۳۹۹
۵۔ شرح قصیدہ ہمزہ شاہ ولی اللہ	فصل ششم مطبوعہ مطبعہ مجتبیائی دہلی ص ۲۳

میں یہاں غسک ترسٹ اور اس کی شرح مسلک متعسط کی ایک نفیس عبارت کہ بہت ذائد علیہ پر مشتمل تلمیذ اور ذکر کرتا ہوں مولن رحمۃ اللہ سندی تھی اور فاضل علی قاری شرح میں فرماتے ہیں،

یعنی جب مقتدات زیارت سے فارغ ہو قبر انور کی طرف توجہ کا قصد اور دل کو تمام خیالات دنیویہ سے فارغ کر کے اور صرف اس طرف متوجہ ہو جائے تاکہ اس کا قلب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد کے لائق ہو یا ایسے جو خیالی مجرمانہ دل میں باقی رہے جس کے ازالہ پر قادر نہ ہو اس کی معافی کے لئے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال مغفرت و مہربانی و رافت اور تمام بندوں پر حضور کی شدت رحمت سے عوامانگے پھر دل بدن دونوں سے نہایت ادب کے ساتھ مابہر شریفیت میں حاضر ہو تواضع و خضوع و خشوع و تذلل و انکسار و خود غار و حیثیت و امتیاز کے ساتھ آنکھیں بند کئے اعضا کو حرکت سے روکے دل اس مقصد مبارک کے سوا سب سے فارغ کئے ہوئے ادب و تعظیم حضور کے لئے رہنا ہاتھ بائیں پر رکھے حضور کی طرف منہ اور قہقہہ کو پیٹ کر سے نگاہ زمین پر جمائے رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کبریا کا تصور باندھے اور ہوشیار ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حاضری و قیام و سلام بلکہ تمام افعال و احوال اور منزل و منزل کے قیام و ارتحال پر مطلع ہیں اور حضور کی عظمت و جلال و شرف و منزلت کو خوب خیال کرے پھر نہ تو آواز بند ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کے حضور پست آواز کا حکم دیتا ہے نہ بالکل آہستہ جس میں سنانے کی شست فوت ہو اگرچہ سرکار پر کچھ پوشیدہ نہیں اس طرح حضور قلب شرم و حیا

فاد افرغ من ذلك قعود التوجه الى القبر المقدس و فرغ القلب من كل شئ من امور الدنيا، و اقبل بقلبك لما هو بعدد له ليصلك قلبه للاستمداد منه صلى الله تعالى عليه وسلم، وليلاحظ مع ذلك الاستمداد من سعة عفوہ صلى الله تعالى عليه وسلم و عطفہ و رافقہ (ای شدت رحمتہ و صلی مابہر العباد) ای یسماح فیما تجز عن امر الله من قلبه، ثم توجه (ای بالقلب) القلب) هم رعاية غاية الادب فقام تجاه الوجه المشرف متواضعا خاضعا حاشا مع الدل و لا تكسار و الخشية و الوقار و الهيبة و الافتقار غاص الطرب مكفوف الجوارح (من الحركات) فابغ القلب (عن سوى مقصوده و مراحمه) و اضرب بينه على شانه (تأدب فی حال اجلائی) مستقبلا للوجه الكريم مستدبرا للقبلة ناظرا الى الاسر من متبذلا صوته الكريمه في خيال لك مستشعرا بانته صلى الله تعالى عليه وسلم عالم به حضورك و قيامك و سلامك و بل يجمع افعالك و احوالك و ارتحالك و مقامك) مستحضرا عظمتہ و جلالہ و شرفہ و قدرہ صلى الله تعالى عليه وسلم ثم قال من غير رفع صوت (فقله تعالى ان الذين يظنون انهم عند رسول الله الاية)

نبویؐ متحلی یا انواع فضائل و فاضل لکھتے ہیں اور حاشیہ مکتوبات پر شاہ صاحب نے کد سے مرزا صاحب موصوف کی نسبت منقولی :

ان کی جو قدر ہم جانتے ہیں تم کیا جانو، ہندوستان کے لوگوں کے احوال ہم سے مخفی نہیں کیونکہ ہندوستان فقیر کا جاسے پیدائش و پرورش ہے اور عرب بھی میں نے دیکھا ہے اور اس کی سیر کی ہے اور ولایت کے لوگوں کے احوال بھی سنے ہیں تحقیق کی ہے کہ ان صاحب عزت، جو کہ شریعت و طریقت کے مرتبہ پر فائز ہیں اور کتاب و سنت پر عمل پیرا ہیں اور طالب حضرت کی رہنمائی میں مملکت اور مضبوطی رکھتے ہیں، جیسے بلاد مذکورہ میں فی زمانہ کوئی نہیں ہے گزشتہ لوگوں (اسلاف) جس میں ہو سکتا ہے، مگر سردور میں ان جیسے بزرگ بہت کم ہوئے ہیں اس پر فخری زمانہ کی بات ہی کیا ہے (۱۰۵)

یہی جناب مرزا صاحب اپنے مکتوبات میں ایک مرید رشید کو (جن کی بی بی کی نسبت فرمایا، تھے پاک و در خاک آن عیضہ کا شہدائیم بروقت تقدیر سرسبز خواہ شد) ہم نے اس پاکیزہ کی مٹی میں ایک پاک بچہ کا شت کیا ہے جو مقررہ وقت پر سرسبز ہوگا۔ (ت) تحریر فرماتے ہیں،

میں نے اور گھر والوں نے شاہجہان آباد کی طرف جو خط لکھا، وہ بشرط امن مبارک ہے اور تمہارے بچے تک ان شاء فقیر و زانہ ایک گھڑی حلقہ ذکر سے قبل یا بعد باہر آکر آپ کی مستورہ بیوی کی طرف توجہ کرتا ہے ہو سکتا ہے تو روزانہ فیض کا متوقع ہو کر اس طرف منکر کے صبح کی نماز کے بعد میٹھا کرے تاکہ اس پاکیزہ کی جو میری بیٹی ہے کی محبت کی تاثیر اس فقیر کے دل پر ہو۔ (۱۰۶)

انچہ قدر ایشان مامردم میدانیم شما چه دانید احوال مردم ہند بر ما مخفی نیست کہ حرمولد و منشا فقیرست و بلاد عرب را نیز دیدہ ایم و سیر نمودہ و احوال مردم ولایت از ثقات آنجا شنیدہ ایم و تحقیق کردہ عزیز سے کہ بر جادہ شریعت و طریقت و اتباع کتاب و سنت رہنمائی استوار و مستقیم باشد و در ارشاد طالبان شان عظیم و نفسہ قوی دارد و دریں حسد و زمان مثل ایشان در بلاد مذکور یافتہ نمی شود مگر درگزشتگان بلکہ در ہر جزو زمان و جود ایں چنین حسدیزان کمتر جودہ است چه جاسے ایں زمان کہ پر فتنہ و فسادست اتہی

انچہ از قصہ خود و مردم خانہ بجانب شاہجہان آباد نوشتہ اند بشرط امن مبارک ست و تا رسیدن شما نصیب ای شاہ اللہ تعالیٰ بعد نماز یک دو گھڑی روز برآمد پیش از حلقہ یا بعد آن بجانب آن مستورہ شما توجہ خواہد شد باید کہ ہر روز غنیمت متوقع فیض مدد بایں طرف کردہ بعد نماز صبح بنشینند کہ محبت ایں عیضہ کہ فرزند ماست در دل فقیر تاثیر کرد و راست

۱۰۵ حاشیہ مکتوبات شاہ ولی اللہ دہلوی از مجموعہ کلمات طلیات فصل چہارم نکات شاہ ولی اللہ مطبوعہ مجتبیائی دہلی ۱۰۶ مکتوبات مرزا مکر جاناں از مجموعہ کلمات طلیات مکتوب سی و ہفتم مطبوعہ مطبع مجتبیائی دہلی ص ۴

دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں،

بہان میں سلامت باشی دریں مدت مفارقت دور قعرہ
شمارید و حزن بہاں گردید باید دید کہ انتظار یا ماحیہ
میکند ابر صبح بعد نماز توجہ بفقیر فشینید بے ناغہ توجہ
می دہم از کسی توجہ نگیرید نہ راہ عمر و مرزہ عمر باد انتہی لخصا
میری جان! سلامت رہو۔ اسس جدائی کی مدت میں
تمہارے دور قعرے میں ہیں جو حزن بہاں ہیں، غور کرو
کہ بار انتظار کیا اثر کرتا ہے روزانہ صبح کی نماز کے
بعد مجھ فقیر کی طرف منہ کر کے بیٹھا کرو اور ناغہ نہ کرو،
میں خود توجہ کیا کروں گا کسی دوسرے کی توجہ کی ضرورت
نہیں ان شاء اللہ عمر زیادہ اور عمر کا مرزہ بھی پاؤ گے اور طعنا

انہیں مرصاحب کے طغولات میں ہے،

نسبت ما بجناب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ
و جہ سے رسد و فقیر انیاز سے خاص با بجناب ثابت
ست در وقت عروض عارضہ جماعتی توجہ با آنحضرت
واقع می شود و سبب حصول شفا میگردد و اللہ اعلم
میرا خاص تعلق حضرت امیر المؤمنین علی رضی کرم اللہ تعالیٰ
و جہ اکرم سے قائم ہے اور فقیر کو آپ سے خاص
نیاز حاصل ہے، فقیر جسمانی عارضہ کے وقت آپ کی
طاف توجہ کرنا اور شفا پاتا ہے (الذات)

شاہ ولی اللہ صاحب کے محبوب شرع رہا حیات میں اپنی یربائی کھی، اسے

آنا کہ زاوناس بھی جہتند
فیض قدس از بہت ایشان میجو
بالجستہ انوار قدم پر جہتند
در وازہ فیض قدس ایشان جہتند

(وہ ذات جس سے لوگ بھلائی چاہتے ہیں اور ان کے قدم کے انوار لباس بناتے ہیں ان کی
توجہ سے مقدس فیض کی غواہش کر کیونکہ وہ فیض قدس کا دروازہ ہیں)

پھر اس کی شرح میں لکھا،

یعنی توجہ بار و ارج طیبہ مشایخ و رہنمایان روح
و سر نفع بین دار و دیار
یعنی مشایخ کی ارواح طیبہ روح اور سر کی
صفائی میں انتہائی مفید ہیں (دت)

۴۹	ص	سکے مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں از مجموعہ کلمات طیبات	مکتوب چہل و دوم	مطبوعہ مطبعہ معینی دہلی
۵۸	ص	سکے طغولات مرزا مظہر جانجاناں از مجموعہ کلمات طیبات	طغولات	" " " " " "
۱۹۴	ص	سکے مکتوبات شاہ ولی اللہ از مجموعہ کلمات طیبات	مکتوب ہست و دوم در شرح رہبانیت	" " " " " "
"	"	سکے شرح رہا حیات شاہ ولی اللہ	" " " " " "	" " " " " "

انہیں شاہ صاحب نے بہتات میں حدیث نفس کا نیا علاج بتایا۔

بارہ ارج طیبہ مشائخ متوجہ شدہ و برائے ایشان فاتحہ
خواند یا زیارت قبر ایشان رو و از انجا انجذاب
در یوزہ کند ^۱
مشتائخ کی ارواح کی طرف متوجہ ہو اور ان کے لئے
فاتحہ پڑھو اور ان کی قبروں کی زیارت کے لئے جاؤ
اور وہاں سے فیض حاصل کرو۔ (ت)

تفسیر: امام علامہ ابن حجر کی مشافہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الخیرات الحسان فی مناقب الامام
الاکظم ابی حنیفہ النعمان میں فرماتے ہیں،

يعزى الى العلماء وذوو الحاجات يزورون
قبر الامام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ويتوسلون عنده في قضاء حوائجهم و
يرون نفع ذلك منهم الامام الشافعی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانه جاء عنده انه
قال اني لا تبرك بابي حنیفہ واجتئالي قبره
فاذا عرضت لي حاجة صليت ركعتين
وجئت الي قبره وسألت الله تعالى
عنده فتقضى سرئعا۔
یعنی ہمیشہ سے علماء و اہل حاجت امام ابو حنیفہ رضی
تعالیٰ عنہ کے حزار مبارک کی زیارت اور اپنی
حاجت رواں کریں کہ ہر گاہ انہی میں اُن سے توسل
کرتے اور اس سبب سے فوراً مرادیں پاستے ہیں
اُن میں سے ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرماتے
ہیں میں ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تبرک کرتا ہوں
اُن کی قبر پر جاتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت پیش
آتی ہے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور اُن کی قبر کی طرف آکر
خدا سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت کو عجلت
دادے اور ہوتی ہے۔

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ یہاں نکات غامضہ ہیں کہ اُن پر مطلع نہیں ہوتے مگر توفیق واسے، جب
معلوم ہو گیا کہ حق جل و علا عز مجہد کی طرف اُس کے محبوبوں سے توسل محرم مقصود و سنت ماثورہ و طریقہ مامورہ
اور ہنگام توسل اُن کی جانب توجہ درکار یہاں تک کہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے سیدنا امام مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: دعائیں قبلہ کی طرف منہ کروں یا مزار مبارک حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی طرف؟ فرمایا،

و لم تصرف وجهك عنه وهو وسيلتك
کیوں اپنا منہ اُن سے پھیرتا ہے وہ قیامت کو تیر

زیارت شریفہ مدینہ طیبہ میں وقت حاضری اس آیت کو پڑھ کر استغفار کا حکم دیتے ہیں تو ثابت ہوا کہ محبوباۓ خدا کی طرف جانا اور جہد و محال اُن کی قبر کی طرف چلنا دونوں یکساں جیسا کہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امام ابوحنیفہ کے مزار کا فیضانِ اُلوہ کے ساتھ کیا کرتے۔ اب یہ کہ گدا سے سرکارِ قادریہ اُس آستانِ فیضِ نشان سے دُور و مہجور ہے گو بعد نمازِ حزار اقدس تک جانے کی حقیقت اسے میسر نہیں تاہم دل سے توجہ کرنا اور چند قدم اُس سمت چل کر اُن پہنچنے والوں کی شکل بنانا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث حسن میں فرمایا:

من تشبه بقوم فهو منهم۔ مخرجہ الطبرانی
جو کسی قوم سے مشابہت پیداکرے وہ اُنھیں سے ہے
فی الاوسط عن حدیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد
اس کی تخریجِ غیرتی نے اوسط میں حضرت حذیفہ رضی اللہ
حسن و ان کان طریق ابی داود عن ابن جریر
تعالیٰ عنہ سے کی ہے یہ سند جید ہے اگرچہ ابو داود
رضی اللہ تعالیٰ عنہا یس بذللک۔
کے طریق پر ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قوی
نہیں ہے۔ (ت)

ثانیاً ترسل میں توجہ باطن ضرور اور ظاہر عنوان باطن لہذا یہ چلنا مقرر ہوا کہ حالتِ قالبِ حالتِ قلب پر شاہ
ہو جس طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استقامت میں قلب رواذاً کہ قلب لباسِ قلب احوال و کشفِ اس
کے غبرو سے، شاہ ولی اللہ نے قرب انیس میں تمنا سے ثابت کی ہے مودت و یونان ترکیبِ محلی جس کے آخر میں ہے
کہ پھر گڑی آثار سے استین گلے میں ڈالنے کی پیش بار و حاکم نے ضرور مستجاب ہوئے۔ اس پر اُن کے صاحبزادے شاہ
عبد العزیز صاحب فرماتے ہیں بعض نادانوں نے اعتراض کیا ہے استین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہو گا۔
حالانکہ اخیرِ آثار میں یہ ثابت نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب روا یعنی یاد رکھنا اُلٹ چلنا نمازِ استسقاء میں رسول
علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل چلنے تو اسی طرح استین گردن میں ڈالنا اُنہی کے اظہار کے واسطے
یعنی تضرع کے واسطے معمولِ شمارِ گردشِ حال کے یا مقصود کے کیونکر ناجائز ہو گا۔ انہوں نے مترجمانِ ترجمۃ
المعولوی خرم علی البلیہوری فی شفاء العلیل ترجمۃ القول الجمیل۔ میں کہتا ہوں جب استین
گلے میں باندھنا یا آنکہ طرقِ آثار میں وارد نہیں اس وجہ سے کہ اس میں تضرع محلی کا اظہار شدید ہے اگرچہ نفس

سے مسند احمد بن حنبل مروی از عبد اللہ ابن عمر
مطبوعہ دار الفکر بیروت ۵۰ / ۲ ۹۲

مجمع الزوائد بحوالہ المعجم اوسط کتاب الزہد
دار الکتاب العربیہ بیروت ۲۰۱ / ۱

سے القول الجمیل مترجم اردو
پانچویں فصل صلوٰۃ کن فیکون۔ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

سے شفاء العلیل ترجمۃ القول الجمیل
ص ۴۳
ص ۴۴

اظہار گزارنے کی صورت سے حاصل تھا ہائز ٹھہرا تو یہ چند قدم جانب عراق محترم چلن اس وجہ سے کہ اس میں کوہ
مغنی کا اظہار قوی ہے کیونکہ ناجائز ہو گا۔

مثالاً علیٰ ہر مصلح خاطرہ لہذا جس امر میں حج عزیمت و صدق ارادت کا اہتمام چاہتے ہیں وہ ان اس کے
مناسب احوال و جوارح رکھے جاتے ہیں کہ ان کی بدو سے خاطر میں اور انتشار و دفع ہو اسی لئے نماز میں تلفظ
بہ نسبت قصہ حج عزیمت علماء نے مستحسن رکھا کما فی المبسوط والہدایۃ والکافی والحدیث وغیرہا
(جیسا کہ مبسوط، ہدایہ، کافی اور علیہ وغیرہ میں سے - ت) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ میں لکھتے ہیں :

من جبلۃ الانسان انه اذا استقر فی قلبہ
شیء یجری حسب ذلک الامکان واللسان و
هو قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت
فی جسد ابی آدم مضغۃ الحدیث ففعل
اللسان والاکان اقرب مظنة وخليفة لفعل
القلب
انسانی فطرت ہے کہ جب کوئی چیز اس کے دل میں
جرم جاتی ہے تو اعضا اور زبان اسی کے مطابق حرکت
کرتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس
ارشاد مبارک کا کہ انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے
الحدیث پس زبان اور اعضا کی حرکت دل کے فعل
کے تابع ہوتی ہے (ت)

اور یہی ہر سہ کلمہ تحریر کے وقت رخ یرین اور شہد میں انشت شہادت سے اشارہ مقصد ہوا۔
شاہ ولی اللہ اسی کتاب میں لکھتے ہیں :

الهیۃ المندوبۃ ترجمہ الی معان ، منها
تحقیق الغضوب کصف القد میں ، ومنها
محاکاة ذکر اللہ تعالیٰ باصباحہ و یسہ
حدو ما یعقلہ بجانہ کوفہ الیدین و
الاشاق بالمسبحۃ لیکون بعض الامر
معاخذ البعض اللہ ملخصا
مستحب حالت کئی معانی کی طرف راجع ہے ، ایک شریع
کا پایا جانا ، جیسے قدموں کا برابر ہونا ، اور ایک اللہ
کے ذکر کی حکایت بات اور انگلیوں سے کرنا تاکہ دل
میں جو کچھ ہے اس کی مطابقت ہو سکے ، جیسے ہاتھ
اٹھانا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا جس سے
بعض افعال کی بعض سے تقویت ہوتی ہے اور غرضاً

اور اسی قبیل سے سہ دعا میں باتھ اٹھانا پھر سے پرمیہنا ، شاہ ولی اللہ تصریح کرتے ہیں کہ یہ افعال
رغبت باطنی کی تصویر بنانے کو ہیں کہ قلب اس پر غلبہ متنبہ ہو جائے اور حالت قلب ہیأت سے تائید پاسے

کتاب مذکور میں ہے :

امام احمد البیہقی ومصحح الوجه بهما فتصویر
للرغبة ومطاهرة بين الهيأة النفسانية
وما يناسبها من الهيأة البدنية وتنبیه
للفكر على تلك الحالة

اور ہاتھ اٹھانا اور دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر
ٹھایا اپنی دُعا میں رغبت کا اظہار ہے اور ہیئت
نفسانی کی تصویر اور ہیئت بدنیہ کی مناسبت ہے اور
نفس کو اپنی حالت پر تنبیہ ہے۔ (ت)

بعینہ ہی حالت اس چٹنے کی ہے کہ رغبت باطنی کی پوری تصویر بناتا اور قلب کو التجذابِ تام پر متنبہ کرتا ہے جیسا
کہ اس محل شریف کے بحالانہ والوں پر روشنی، گو منکر محرم بنجر یا شیشی
ذوقِ ایں سے نہ شناسی بخدا تا پششی
داس شراب کا منہ ڈالتے چمکے بغیر نہ پاسکے گلی۔

والعالم مستب نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمۃ ہے کہ جہاں انسان سے کوئی تصویر واقع ہو عمل صالح وہاں
ہیٹ کر کرے اسی لئے جب ایک بار سفر میں آخر شب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرم رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے نزول فرمایا اور آنکھ نہ کھل رہاں تک کہ آفتاب چمکا حضور نے وہاں نماز نہ پڑھی اور فرمایا اس جگہ شیطان
حاضر ہوا تھا اپنے مرکبوں کو روک رہی تھے چنے آؤ پھر وہاں سے تیار فرما کر نماز قضا کی مسلمہ فی صحیحہ عن
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عرضنا مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما نستقیظ
حق طلعت الشمس فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیأخذ کل رجل منکم من راحلته فان
هذا منزل حضورنا فیہ الشیطان قلل ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأوا للحديث (حدیث کا ترجمہ
مقبول حدیث سے پیٹے موجود ہے) یہاں بھی جب یہ محتاجِ دو رکعت نماز پڑھ چکا اور اب وقت وہ آیا کہ جہت توکل
کی طرف منہ کر کے اللہ جل جلالہ سے دُعا چاہتا ہے نفس نماز میں جو قلت حضور وغیرہ قصور سرزد ہوئے یاد آئے
اور سمجھا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان کے دخل نے مجھ سے مناجاتِ الہی میں تعمیرِ کرا دی ناچار ہٹا ہے اور
پہنکار کہ جہت تو جہاں اس کے لئے اولیٰ و ایسریمینا و شمالا انصراف میں ترکِ توجہ اور رجعتِ قہقری بُد کی صورت
اور اقبالِ نشن اقبالِ فکان هو المختار۔

خاصنا خادمِ شرع جانتا ہے کہ صاحبِ شرع صلوات اللہ وسلامہ علیہ کو بابِ دعا میں تفاؤل

سلسلہ جہانۃ الباقیہ الاذکار وما يتعلق بہا مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۷/۵۵
سلسلہ صحیح مسلم باب قضاء الصلوٰۃ الفائتہ نور محمد اصح الطالیع کراچی ۱/۲۳۸

پر بہت نظر ہے اسی لئے استسقاء میں قلب پر دوا فرمایا کہ تبدیل حال کی قالی ہو

الدارقطنی بسند صحیح علی اصولنا عن
اکامہ ابن الاکام ابن الامام جعفر بن
محمد بن علی بن موسیٰ بن ابیہ
انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقی وحوّل
مرداۃ لیتحول القحط ^۱

ہمارے اصول کے مطابق دارقطنی نے صحیح سند کے
ساتھ امام ابن امام ابن امام جعفر بن محمد بن علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ اپنے والد سے راوی ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (بارش
کے لئے دعا میں) چادر مبارک اٹھی تاکہ قحط ختم
ہو جائے۔ (ت)

امام نووی شریع صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قالوا والتحويل شریع تفاء لا بتخیر الحال
من القحط الى نزول الغيث والخصب و
من خفيق الحال الى سعة ^۲

انہ کرام نے فرمایا کہ چادر اٹھانا اس لئے مشروع ہے
کہ قحط سے بارش کی طرف اور تنگی سے خوشحالی کی
طرف حالت کو تبدیل کرنے کے لئے نیک نال بن سکے۔

اسی لئے بخاری کے بعد جو اس کے دفع شرک کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدلے
تاکہ اُس حال کے بدل جانے پر رخصی ہو

مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
صرفوا عاذا رى احدكم الرويا يكرهها
فليصوت عن يساره ثلاثا وليستعن بيا للہ
من الشيطان ثلاثا وليتحوّل عن جنبه
الذى كان عليه ^۳

مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام
نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب
دیکھے تو تین مرتبہ بائیں جانب شکوے اور اٹھاؤ بائیں
میں الشیطان اربعہ تین مرتبہ پڑھے اور اپنی کروٹ
دوسری جانب بدلے۔ (ت)

علامہ متاوی تیسیر میں لکھتے ہیں، تفاء لا يتحول تلك الحال ^۴ (تاکہ اس سے نجات کئے

لہ سنن الدارقطنی کتاب الاستسقاء حدیث ۲ مطبوعہ نشر السنۃ طان ۲۶/۲
لہ شرح مسلم للنووی کتاب صلوۃ الاستسقاء نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۲۹۲
لہ صحیح مسلم کتاب الرویا " " " " ۲/۲۴۱
سنن ابو داؤد باب فی الرویا " " " " ۲/۶۸۵
لہ التیسیر شرح الجامع الصغیر حدیث اذ ارى احدکم کے تحت مکتبۃ امام عثمانی برائین ۱/۹۶

نیک فال بن سکے۔ (ت) اسی لئے ہنگام استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور بار نہ آنے کی فال ہو۔

مسلم عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استسقى فاشار بظلم كفنيه الى السماء
مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بارش کے لئے دعا فرماتے تو پتیلی مبارک کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ فرماتے (ت)

اشعة النجمات شرح مشکوٰۃ میں ہے :
طبری گفتہ اس نیز ہائے تعداد ست بقلب تبدیل حال مثل صلیح و سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در تحویل رد اشارتست بطلب کہ برون جانب بجانب زمینی گردد و بریزد آنچه در دست از امطار روانہ تعالیٰ اعظم یلے

اسی کے علاوہ مستقب رکھنا جب دفع بلا کے لئے دُعا ہو پشت دست شوسے سا ہو گو ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھانا اور پوشش بلا کو دینا ہے۔ اشعر میں ہے :

گفتہ اند چون دعا بجائے طلب و سوالی چیزے از لہا بود مستقب است کہ گردانیدہ شود بطریق بجانب آسمان و ہر گاہ کہ ہائے دفع و منع فتنہ و بلا باشد پشت ہائے دست بجانب آسمان کند از برائے اطفالے نازہ فتنہ و بلا و پشت کردن قوت حادثہ و غلبہ آن تلیہ

صحیح مسلم	کتاب صلوٰۃ الاستسقاء	مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی	۶۹۳/۱
اشعة النجمات	~ ~ ~	نور محمد اصح مطبعہ	۶۹۳/۱
~ ~ ~	~ ~ ~	~ ~ ~	~

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے ہاتھوں کے باطن میں
سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت میں سوال نہ کرو اور
جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے
پر پھیرو (ت)

ولا تشلوا بظہورها فاذا فرغتم فامسحوا
بہا وجوہکم۔

کے تحت میں لکھا :

تاکہ نیک فال ہو سکے کہ مطلوب پایا اور اس کو
برکت کے لئے چہرے تک پہنچایا جو کہ اعضا میں
افضل ہے اور اس سے تمام بدن میں سرایت
کرسے۔ (ت)

تفادلا باصابة المطلوب وتبرکاً بايصاله
الى وجهه الذي هو اشرف الاعضاء و
منه يسرى الى بقية البدن

فاضل علی قاری نے حزمین میں فرمایا :

ہو سکتا ہے کہ یہ اس بات کا اشارہ ہو کہ دعا
قبول ہو چکی ہے اور وہ نفع بل اور حصول عطا کے لئے
نیک فال ہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے
ہاتھوں کو خلا اور طار میں خیر سے فال کو ملانے پر
میا فرماتا ہے۔ (ت)

لعل وجهه انه ايساء الى قبول الدعاء و
تفادول بدفع البلاء وحصول العطاء
فان الله سبحانه يستحي ان يرد يد عبده
صفرائي حالاً من الخير في الخلاء والملاء

اسی طرح صاحب شریع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب جلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقاصد شریع پر
محاذ فرما کر خاص اُن کے موافق یہ چلن مقرر فرمایا کہ لغی احواض و عطائے قربت و حصول اغراض و اقبال اجابہ
کے لئے فال حسن ہو واللہ تعالیٰ الموفق۔

سادساً مع مسلم شریف میں بروایت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت کہ سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز میں چند قدم آگے بڑھے جب جنت خلد میں اتنی قریب حاضر کی گئی
کہ دیوار قبلہ میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور دست اقدس کے قابو میں تھے

فتنہ و آئندہ سطور میں بلالین لکھ اندر اختلاف کی اپنی بتا رہے اور ہلالین سے باہر حدیث کی عبارت ہے۔ تذر لرحمہ
سبح التیسیر شرح الی مع الصغیر حدیث سوا اللہ کے تحت مکتبہ اہم الش فی الرایض ۶/۷
سے حزمین حواشی حسن حسن حسن آداب اللہ عاف افضل المطایح اندیا ص ۱۱

اور یہ نماز صلوٰۃ الکسوف تھی۔

وذلك قوله (بعد ما وصفت صلوٰۃ النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم في الكسوف) ثم تأخر (يعني
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم) وتأخرت
الصنوف خلفه حتى انتهينا (قال مسلم
وقال ابو بكر يعنى ابن ابى شيبة شيخه
حتى انتهين) الى النساء ثم تقدم وتقدم
الناس معه حتى قام في مقامه فانصرف
حين انصرف وقد اضت الشمس فقال
(وقص الحديث حتى قال) ما من شيء توعده
الا قد مر آيته في صلوٰۃ هذه لقد بحث
بالنار وذلکم حين رايتموني تأخرت وسيق
الخبير الى ان قال) ثم جئنا بجنة وذلکم
حين رايتموني تقدمت حتى قمت في
مقامي ولقد مددت يدي وانا امر يد اي
اتناول من شراها (الحديث مختصر)

ان کا قول یہ کہ سورج گرہن کی نماز کو بیان کرتے ہوئے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں پہنچے ہٹ گئے
اور آپ کے پیچھے صفیں بھی ہٹ گئیں حتیٰ کہ ہم ہٹ گئے
مسلم نے فرمایا کہ ان کے استاد ابو بکر ابن ابی شیبہ نے
فرمایا یعنی ہم حورتوں کی صف تک پہنچے ہٹ گئے، پھر
حضور علیہ السلام آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ
آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ حضور علیہ السلام اپنے پہلے مقام
پر کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
تو سورج روشن ہو گیا، پس انھوں نے کہا کہ رادی نے
پوری حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا
تھیں جن امر کا وہ یہ ایگیا میں نے نماز میں اس سب
چیزوں کو دیکھا ہے (یعنی میرے سامنے آگ (جہنم)
پیش کیا گیا یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے پیچھے
بٹھے ہوئے دیکھا اور واقعہ بیان کرتے ہوئے رادی نے
کہا، پھر آپ نے فرمایا میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا
اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ میں اپنی جگہ کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ
بڑھایا اس خیال سے کہ میں جنت کا پہل حاصل کروں (الحديث مختصراً)۔ (ت)

اسی طرح جب ارباب باطن و اصحاب مشاہدہ یہ نماز پڑھ کر بروجر تو سل عراق شریف کی طرف متوجہ ہوتے
ہیں افراد و برکات و فیوض و غیرات اس جانب مبارک سے باہزاراں جوش و جہم پیہم آتے نظر آتے ہیں، یہ
بیابانہ ان خوشہائے انور جنات نور و باغات سرور کی طرف قدم شوق پر بڑھتے اور ان عزیز محانوں کے لئے
رحم باجائے تلقی و استقبال بجا لاتے ہیں سبحان اللہ کیا جاسے انکار ہے اس نیک بندے پر جو اپنے رب کی
برکات و غیرات کی طرف مسامحت کرے۔

ان جنت کو قاصداً اسی علی بصری

لہذا حق و ای الحق ادیت

(اگر میں تمہارے قصد سے آؤں تو آنکھوں کے پل دوڑتا ہوں آؤں تو حق اور انہ کر سکوں اور کونسا حق ہے جو میں نے ادا کر دیا ہے)

رہے ہم عالمی جن کا حصہ یہی شفقہ لسان و اضطراب ارکان ہے و بس نسأل اللہ العفو والعافیۃ (ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت) ہم اس امر میں اہل بصر کے طفیل ہیں نظر و لاسرہض من کائنات الکرار نصیب (کریم حضرات کے پیالوں سے ہمیں کا بھی حصہ ہے)

جیسے نماز کہ اس کے اکثر افعال و احکام ان اسرار و حکم پر مبنی جو حقیقت صرف احوال سنیہ اہل قلوب پر مبنی پھر عام بھی صورت احکام میں ان کے مشارک مثلاً نماز تہارہ میں اخفاء واجب ہو اور تکبیل میں جہر کہ لیل آیت لطف ہے اور اس کی بجلی طیف اور نہار آیت قہری ہے اور اس کی بجلی شدید پھر بجلی جہری بجلی ستری سے بہت قوی و گرم تر لہذا تعدیل کے لئے بجلی قہری کے سب تر ششہ بجلی بجلی لکھ گن اور لطفی کے ساتھ حرم، بقعد و میدین میں باوجود نہایت حکم جہر ہوا کہ جو نہایت حاصرین اس ماسل اور دہشت زائل اور قلب پر جو شہود بجلی سے قدرے ذابل بھی ہو گا، تمہذا ایک ہفتہ کی تقصیرات جمع ہو کر مجاہب میں ٹوٹت فرت پیدا کرتی ہیں تو گاہے گاہے یہ مصالح مناسب ہو اور اپنی عزت سے اُسے گلا دے جیسے اہل باطل و قیصرہ دیکھنے سے منع کھٹے اور نادرا بغرض قرین اُسے علاج سمجھتے ہیں اور کسوت میں گوجا مت کثیر اور وقف طویل ہے پھر بھی اخفاء ہی رہا کہ وہ وقت نوافل و تجل جلال اور وقف طویل ہے جہر نہ ہو سکے گا، اسی لئے ہمارے نزدیک نماز جنازہ میں اصل قرأت نہیں کہ یہ طبیعت عظیم و تجلی جلال و تجلی شدیدی قرآنی سے جس نے جو اور جو قرأت کہتے ہیں وہ بھی جہر نہیں رکھتے کہ شہت پر شہت بڑھ جائے گی۔ شبث کو آٹھ رکعت تک ایک نیت سے جائز اور دن کو چار سے زیادہ منع کہ سنت النہر ہے تجلی ششہا فشیاء وارو کرتے اور ہر ثانی میں ادل سے قوی بھیجتے ہیں تو تجلی گرم نہاری کے ساتھ چار سے آگے تاب نہ آئے گی اسی لئے ہر دو رکعت پر جیسے طویل کا حکم ہوا کہ خوب آرام پالے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد واجب ہوتی کہ لطف جمال سے حظ اٹھالے اور پچھلی رکعتوں میں قرأت معاف کہ تجلیات برحق جانیں گی شاید دشواری ہو اور منفرد جہر واجب نہیں کہ بوجہ تنہائی و ہشت و طبیعت زیادہ ہوتی ہے عجب نہیں کہ تاب نہ لائے تو اُسے اُس کے حال و وقت پر چھوڑنا مناسب رکوع و سجود میں قرأت قرآن منور ہوئی کہ ان کی بجلی تجلی قیام سے سخت اشد دوسری بجلی شدیدی قرأت مل کہ

افراد ہوگی نیز خود میں قناعت ممنوع ہوئی گو وہ آرام دینے کے لئے رکھا گیا تھا قناعت کی شدت مل کر اسے مقصود سے غافل کر دے گی اسی لئے رکوع کے بعد قناعت کا حکم ہوا کہ اس میں قناعت سے آرام لے کر تہجد اتوی کی طرف جائے ورنہ تہجد کے لئے گناہی بنا پر بین المسجدين الطہیان سے بیٹھنا واجب کیا گیا کہ تہجد سجدہ ثانیہ اور اشہد واعظم ہوگی اشہد براشد کی قناعت سے بنیان بشری نہ منہدم ہو جائے۔ امام عارف باللہ عبدالحق باب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان میں نقل فرماتے ہیں:

انہ وقع لبعض تلامذہ قاصیدی عبد القادر
حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سجد فصار
یغمضہ حل حتی صاب رقطرة ماء علی وجہ
الارض فاختارها سیدی عبد القادر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقطنہ ودفنہا فی
الارض وقل سبحن اللہ مرجع الی اصلہ
بالتجلی عبیدہ۔
یعنی حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے بعض مریدوں نے سجدہ کیا جسم ٹھکنا شروع
ہوا یہاں تک کہ گوشت پوست پڑی پس کسی شے
کا نشان نہ رہا صرف ایک بوند پانی کی زمین پر
پڑی رہ گئی حضور پر نور نے روئی کے پھوٹے سے
اٹھا کر زمین میں دفن کر دی اور فرمایا سبحن اللہ تعالیٰ
کے سب اپنی اصل کی طرف پھٹ گیا۔

قسمت مگر کہ کشتہ شمشیر عشق یافت

مرگے کہ زندگان بدعا آرزو کنند

قسمت دیکھ کر عشق کی تلوار کے مقتول نے ایسی موت کو پایا جس کے لئے زندہ لوگ دعا کی
آرزو کرتے ہیں)

سابقاً دیدہ انصاف بے غبار و صاف جو تو احادیث صحیحہ سے اس کا بھی پتا چلتا ہے کہ جہاں
جانا چاہے اس طرف چند قدم قریب ہونا اور جہاں سے جہدائی مقصود ہو اس سے کچھ گام دور ہونا بھی نافع
بکار آید ہوتا ہے جب کمال قریب و بعد میسر نہ ہو۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے المستدرک میں
بر شرط شیخین ابو داؤد و ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کل شیء یتکلم بہ ابن آدم فانہ مکتوب
علیہ فاذا اخطا الخطیئۃ ثم احب ان
یتوب الی اللہ عزوجل فلیات بقعۃ
آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے تو جو گناہ کرے
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے
بلند جگر پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلا کر

مرآة فیلمد ید یہ الی اللہ ثم یقول
 اللہم افرق ابیك منها لا ارجع الیہا ابدا
 فانہ یغفر لہ ما لہ یرجع فی عمدہ ذلک
 کہے الہی! میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا
 ہوں اب کسی اور عود نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس
 کے لئے مغفرت فرمادے گا جب تک اس گناہ کو
 پھر نہ کرے۔

توبہ کے لئے بندہ پر جانے کی یہی حکمت ہے کہ حتی الوسع موضع مصیبت سے بعد اور محل طاعت و منزل رحمت یعنی
 آسمان سے قُرب حاصل ہو، جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زائد انتقال قریب آیا بن میں تشریف
 رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا وہاں تشریف لے جانا طیسرہ ہوا دعا فرمائی کہ اس پاک زمین
 سے مجھے ایک سنگ پر تپ قریب کر دے۔ بخاری، مسلم، نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
 اور مل ملک الموت الی موسیٰ علیہا الصلوٰۃ
 والسلام (فذكر الحديث انی ان قال) نسأل
 اللہ انت یدنیہ من الارض المقدسة
 من مية بحجر
 ملک الموت کو بھیجا، پس حدیث کو بیان کرتے یہاں
 تک بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے
 سوال کیا کہ مجھے بیت المقدس کے اتنا قریب کر دے
 جتنا کہ پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ (ت)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ شرح مشکوٰۃ میں دیا ہے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوں ترجمہ کرتے ہیں،
 نزدیک گردان مرا ازان اگرچہ بمقدار یک سنگ
 اندازہ ہا شد یک
 اندازہ ہو۔ (ت)

ظاہر ہے کہ ہنگام حاجت سروسر عراق شریف کی حاضری متعذر لہذا چند قدم اس ارض مقدسہ
 کی طرف چلن ہی مقرر ہو کہ مالک ید رک کلہ لای ترک کلہ واللہ الحمد دقہ وجلہ (ہر کل عامل
 نہ ہو سکے تو وہ مکمل چھوڑا بھی نہ جائے، اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی عمدہ ہے۔ ت) ربی مدد
 یازدہ کی تخصیص اس کی وجہ ظاہر کہ ان اللہ تعالیٰ وترحب الموتی اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو

سہ المستدک علی الصمیمین کتاب الدعاء دعا قضاء الرین مطبوعہ دار الفکر بیروت ۵۱۶/۱
 سہ صحیح بخاری باب وفات موسیٰ علیہ السلام الخ - قدیمی کتب خانہ کراچی ۳۸۴/۱
 صحیح مسلم باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام - نور محمد المطابع کراچی ۲۶۰/۲
 سہ اشعۃ اللمعات کتاب القتی باب بدائع الخ - فوریہ رضویہ سکھر ۴۵۳/۳
 سہ جامع الترمذی ابواب الوتر مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۶/۱
 مسند احمد بن حنبل حردی از ابن عروضی لکھنؤ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲/۱۰۶۱۵۵۰۱۵۸۰۲۶۶۰۲۷۷۰۲۷۷۰

دوست رکھتا ہے قالہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواۃ الامام احمد عن ابن عمر
بسند صحیحہ والترندی عن علی بسند حسن وابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین (یہ ضرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے، اس کو امام احمد نے عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ترندی نے سید حسن کے ساتھ علی مرتضیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت) اور افضل الادوات و
اول الادکار ایک ہے مگر یہاں تکثیر مطلوب اور اس کے ساتھ تیسیر بھی ملحوظ، لہذا یہ عدد مختار ہوا کہ یہ افضل الادوات
کا پہلا ارتفاح ہے جو خود بھی وتر اور مشابہت زوج سے بھی بعید کہ سو ایک کے اُس کے لئے کوئی کسر صحیح
نہیں اور اس سے ایک گٹھا دینے کے بعد بھی جزو زوج حاصل ہوتا ہے زوج محض ہے نہ زوج الادوات کہ
اس کے دونوں حصص متساویہ خود افراد ہیں بلکہ علوم مرتبہ پر وہ بعینہ ایک ہے۔ مثلاً ولی اللہ حجۃ اللہ الباقہ
میں لکھتے ہیں،

<p>الشرح لم یخص عدد الا لحکومتہ وجمع الی اصول، الاول ان الوتر عدد و مساوی لا یجاءز عنہ ما کان فیہ کفایت، ثم ان عن مراتب، وتر لیشبه الزوج کالتسعة والخمسة فانہما بعد اسقاط الواحد ینقسمان الی زوجین والتسعة وان لم تنقسم الی عددین متساویین فانہما تنقسم الی ثلثۃ متساویۃ، واما الادوات الواحد وحیدۃ اقتضت الحکمة ان یؤصو یا کثر منها اختار عدد ۱۰ ۱۰ بالترفع کالواحد یترفع الی احد عشر احد ملتقطاً۔</p>	<p>شرح شریعت میں عدد کی تخصیص صرف ایسے حکم کے لئے کی جاتی جو کئی معانی کی طرف راجع ہوتا ہے اول یہ کہ وتر ایسا مبارک عدد ہے کہ اس سے تجاوز اس وقت تک جائز نہیں جبکہ اس وتر میں کفایت موجود ہے پھر وتر کے کئی اقسام ہیں ایک وتر زوج کے مشابہ ہوتا ہے جیسا کہ لو اور پانچ کا عدد کہ یہ دونوں ایسے ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک ایک کو سا قتل کر دیا جائے تو یہ دونوں برا بر تقسیم ہو کر دو زوج بن جاتے ہیں، اور نو کا عدد خود اگرچہ دو جفت (زوج) پر تقسیم نہیں ہوتا مگر تین مساوی عددوں پر منقسم ہوتا ہے، تمام وتروں کا امام (اصل) ایک کا عدد ہے اور حکمت کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ عدد بڑھ کر واحد کی طرح ہو جائے مثلاً گیارہ ہو جائے (۱۱) ملتقطاً</p>
---	---

اس کے بعد فقیر گدائے سرکار قادریہ غفر اللہ لکل ذنب و خطیئۃ سرکار غوثیت مدار سے اس عدد مبارک کے اختصار پر بعض دیگر نکات جمید حکیمہ جلیلہ پائے ہیں کہ توفیق اللہ تعالیٰ رسالہ مبارک انہما را کا ذخیرہ من حبیب صلوٰۃ الاسرار میں ذکر کئے یہاں ان کا بیان زخیر خود میں لگاواں

فمن شاء فليرجع الى ذاك التحريم لا ينق
والله سبحانه ولي التوفيق وبسبب اس مة
التحقيق وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و
مولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

اگر کوئی چاہے تو اس صاف ستھری تحریر کی طرف رجوع
کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور مجھے توفیق علی
جیکہ اللہ کے قبضہ میں ہی تحقیق کی تکمیل ہے۔ اور صلوٰۃ
وسلام ہو ہمارے آقا محمد اور ان کی آل و صحابہ

سب پر۔ (ت)

بالجملہ اس نماز مقدس میں اصلاً کوئی محذور شرعی نہیں، اور خود کوئی ساطرۃ دیانت و انصاف ہے کہ جو
امر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم، ملاذ العلماء، معاذ العرفاء، وآرث الانبیاء، ولی اللہ، قبیح الدشاد،
موجب الافراد، اہم الامم، مالک الامر، کاشف الغمر، علما الامر، قطب العلم، ثقتنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
ارضاء و جعل حوزنا فی الدما من بنی ہاشم (اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو دونوں جہان میں ہماری جان کا موتی بنائے)۔
ارشاد فرمائیں اور حضور کے اصحاب، کبار، نجیب قدس، سرور ہم دشمنیت انوار ہم (ان کے اسرار
مقدس اور ان کے اہل اہم کے جائیں۔) کہ یا یقیناً عالم علماء و اجلہ کلا تھے اُسے بجلائیں اور طبقہ
فطیئۃ اولیاء و علمائے سلسلہ عالیہ قادریہ روح ارواح اہلجاہا و ادوی قلوبنا بناہل عیب بسھا
(اللہ تعالیٰ ان کی ارواح کو معطر فرمائے اور ہمارے دلوں کو ان کے ہماری چشموں سے سیراب فرمائے۔) (ت)
اسے اپنا معمول بنائیں اور ثقات علماء و کبار اولیاء اپنی تصانیف میں اُسے نقل و روایت کریں اجازتیں ہیں
اجازتیں ہیں اور منکرین مکابرین کو اصلاً قدرت نہ سمجھ کر آیت و حدیث تو بڑی چیز ہے کہیں دو چار علماء دیں و فقہائے
معتبرین ہی سے اُسس کا نڈا انکار ہے اعانت کذب و اختلاق و مکابره و شقاق مابت کر سکیں ایسی جمل
چیز جلیل عزیزہ کو محض اپنی ہوائے فساد و اصول ہستی کی بنا پر بلحاظ اصل مذہب شرک قطعی اور فاعلون مجوز
کو معاذ اللہ مشرک جنسی اور بخوف اہل حق تسلیل امر کو بڑے جی سے صرف فاسق بدعتی بتائیے اور انکار ارشاد
سید الاولیاء و تفسیق علماء و عرفا کا وہابی حکیم گردن پر اٹھائیے وسیع علم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون (اور اب جان جائیگے ظالم کس کروٹ پٹا کھائیں گے۔) (ت) اور حضرات منکرین کا یہ کہنا کہ صحابہ

تابعین سے منقول نہیں، صحابہ مجتہد و تعلیم میں ہم سے زیادہ تھے ثواب ہوتا تو وہی کرتے۔

اولاً وہی معمولی باتیں ہیں جن کے جواب علمائے اہلسنت کی طرف سے ہزار ہزار بار ہو چکے جسے آفتاب روشن پر اطلاع منظر ہوا ان کی تصانیف شریفہ کی طرف رجوع لاسے، علی الخصوص کتاب مستطاب اصول الرشاد المقصود صافی الفساد و کتاب الاجاب اذ اذقت الاشارة لمعانى عمل المولى والقيامه و غیر ہما تصانیف طیبہ و تأیید خیفہ حضرت تاج الحقائق سراج الدقائق حامی السنن تاجی الفتن بقیۃ السلف تاجۃ الخلفۃ فردالامثال فزالاکابر و آدب العلم کابر احن کا برسیہ دی و والدی حضرت مولانا مولوی محمد تقی علی خان صاحب محمدی ترقی حنفی قادری برکاتی بریلوی اعظم اللہ اجرہ و توفیقہ و کدس سرہ و رزقناہ و اعطاکا المسرة و وقاه المضرة و ککل معرة بجاه المصطفى و الہ الشرفا علیہ و علیہم الصلوٰۃ و الثناء آمین آمین یا اہل التقوی و اہل الصفیۃ و اللہ تعالیٰ ان کا اجر بڑا کرے، ان کی قبر کو منور کرے، ان کے اسرار کو مقدس بنائے، ان کی بھلائی میں نصیب فرمائے اور ان کو سرور عطا فرمائے، اور ان کو ہر ضرر و تکلیف سے محفوظ فرمائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل کی وجاہت کی برکت سے عظیم الصلوٰۃ والسلام اسے تقویٰ اور مغفرت والہ است، اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ بھی اس بحث اور اس کے امثال کو بروجر اجمال رسالہ آقاۃ العیامہ علیہم السلام علیہم الصلوٰۃ و الثناء و السلام و رسالہ ضیاء العین فی حکم تفصیل الایہامین و غیر ہما اپنے رسائل و مسائل میں بقدر کفایت منقح کر چکا و الحمد للہ رب العالمین۔

ثانیاً یہاں تو ان جمالات کا کوئی عمل ہی نہیں، یہ نماز ایک عمل ہے کہ قصائے حاجات کے لئے کیا جاتا ہے اور اعمال مشائخ میں تجدید و احداث کی ہمیشہ اجازت، مشاء ولی اللہ ہر اجمع میں لکھے ہیں، اجتہاد و رد و اختراع اعمال تصنیف و تالیف و کشف و کشف است مانند اختراع اطباء نے انہما نے قرابادین و ایس فقیر را معلوم شدہ است کہ در وقت صبح صادق است اسفار مقابل صبح شستن و چشم را باں نور و دھن و یا نور را گفتی تا ہزار بار کیفیت ملکہ را قوت میدہد و احادیث نفس را می نشان دہد

جاری اعمال میں اجتہاد سے اختراع کا راستہ کشادہ ہے جیسا کہ طبیب حضرات کے ہاں قرابادین کے نسخ میں ہے اس فقیر کو معلوم ہے کہ صبح صادق تاروشنی بیشتا اور منہ مشرق کی طرف کرنا اور آنکھوں کو صبح کے نور پر لگانا اور یا نور ہزار بار تک پڑھنے سے قوت ملکہ حاصل ہوتی ہے اور دل کی باتوں پر لگا ہی ہوتی ہے۔ (ت)

لے ہر اجمع مشاء ولی اللہ

اسی میں ہے :

چند نوع از کرامت از یحیی ولی القاسم اللہ متفک
نہی شود از آنجمله ظهور تاثیر در اعمال تصرف فیہ او تا عاقل
بغیر او منتفع شود احد مخلصا۔
چند کرامتیں ایسی ہیں جو کسی کی سے قبل انہیں ہو پاتیں
جن میں ایک یہ کہ اس کے جاری و عاقل و عاقل
کی ایسی تاثیر جو ان پر عمل پیرا کو اس کے فیض سے نفع
دی ہے احد مخلصا (ث)

خود شاہ ولی اللہ اور ان کے والد شاہ عبد الرحیم صاحب اور ان کے فرزند ارجمند شاہ عبد الغنی صاحب
نے ہر گونہ حاجات کے لئے صد ہا اعمال بتائے کہ تازہ بنے تھے جن کا پتا قرونِ ثلاثہ میں اصلانہ تھا بعض ان میں
فقیر نے اپنے رسالہ ہند العین فی حکو تقبیل اکابا میں ذکر کئے، اور غرض ان کی "قول الجلیل" ایسی
باتوں کی جائزہ کفیل۔ جامع تر سنی شاہ ولی اللہ کتاب الاکتفاء فی سلاسل اولیا اللہ میں تحریر کرتے
ہیں کہ انہوں نے جو ہر قسم شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ رحمۃ الہیاء کی سندیں اور اس کے اعمال کی اجازتیں اپنے
استاذ علم حدیث مولانا ابوطاہر دیوبند کی و شیخ محمد سید لاہوری مرحومین سے حاصل کیں، جیٹ قال :

اس فقیر نے شیخ ابوطاہر گودی کے ہاتھ سے خرقہ پہنا
اور انہوں نے جو ہر قسم کے تمام وظائف کی اجازت
دی یہ اجازت ان کو اپنے والد شیخ ابراہیم گودی سے
اور ان کو اپنے شیخ احمد قشاشی سے اور ان کو شیخ
احمد شہناوی اور ان کو سید صبغت اللہ سے ان کو شیخ
وجہ الدین ملوی مجراتی سے ان کو شیخ محمد غوث
گوالیاری سے۔ نیز خرقہ پایا شیخ ابوطاہر نے احمد نعلی
سے ان کی آخری سند تک۔ اور نیز فقیر جب حج کے
سفر میں قاہرہ پہنچا تو وہاں شیخ محمد سید لاہوری کی
دست بوسی کی تو انہوں نے مجھے دعا سے سیفی کی
اجازت مرحمت فرمائی بلکہ انہوں نے ان تمام وظا

ایں فقیر خرقہ از دست شیخ ابوطاہر گودی پوشیدہ
و ایصال فعل انچہ در جو ہر قسم است اجازت دادہ
عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکرودی عن الشیخ
احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشہناوی
عن السید صبغت اللہ عن الشیخ وجہ
الدین ملوی الکجراتی عن الشیخ محمد
غوث الکوالبیاری و ایضا لبسہا الشیخ
ابوطاہر عن الشیخ احمد النخعی بکند
الی آخرہ و ایضا اس فقیر در سفر حج چون بلا ہوا
رسید و دست بوس شیخ محمد سید لاہوری دریافت
ایصال اجازت دعا سے سیفی دادہ بل اجازت

سلطہ ہوامع شاہ ولی اللہ

سلطہ الاکتفاء فی سلاسل اولیا مترجمانہ طریقہ شطاریہ مطبوعہ آرمی برقی پریس دہلی ص ۱۲۰

جميع اعمال جواہر خمسہ و مسند خود بیانی کردند و ایشان را
دریں زمانہ یکی از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و
شطار بر بودند و چون کسی را اجازت می دادند او را
دعوت رجعت نمی نمود و بھم اللہ تعالیٰ بسند قتال
الشیخ المعصم المقتد حاجی محمد سعید
لاہوری اخذت النظر بقۃ الشطارۃ و اعمال
الجواہر الخمسۃ من السیفی و غیرہ عن
الشیخ محمد اشرف لاہوری عن الشیخ
عبد الملک عن الشیخ ابی یزید الساف
عن الشیخ وجیہ الدین الکجراتی عن
الشیخ محمد غوث الکوایاری انتھ

و اعمال کی اجازت دی جو جواہر خمسہ میں ہیں ، اور
انہوں نے اپنی سند بھی بیان کی اور آپ اس زمانہ
کے مشائخ شطار بر احسنیہ کے سلسلہ کے خاص بزرگوں
میں سے تھے ، اور جب آپ کسی کو اپنے سلسلہ کی
اجازت دیتے تو پھر اس کو رجوع کی حاجت نہ رہتی
(اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) سند یہ شیخ برگ باوثوق
حاجی محمد سعید لاہوری نے فرمایا کہ میں نے سلسلہ شطار
بر اور جواہر خمسہ کے وظائف و اعمال سیفی وغیرہ ، شیخ
محمد اشرف لاہوری انہوں نے شیخ عبد الملک ہارید
نامی سے انہوں نے وجیہ الدین کجراتی انہوں نے شیخ
محمد غوث کوایاری سے حاصل کئے ، انتہی (ت)

حضرات منکرین ذرا مہربانی فرما کر جواہر خمسہ پر نظر ڈال لیں اور اس کے اعمال کا ثبوت قرون ثلاثہ سے
دے دیں بلکہ اپنے اصول مذہب پر ان ائمان بہ عت و شرک ہی سے بچیں جن کے لئے شاہ ولی اللہ جیسے
سستی مومعہ محمد ثناء سند لیتے اور اپنے مشائخ حدیث و طریقت سے اجازت حاصل کرتے ہیں زیادہ نہ سہی یہی
دعا کے سیفی جس کی نسبت شاہ ولی اللہ نے لکھا کہ میں نے اپنے شیخ سے اخذ کی اور اجازت فی اسی کی ترکیب
میں لکھ کر جو جواہر خمسہ میں کیا لکھا ہے ،

ناد علی سات : ر یا تعین بار یا ایک بار پڑھو اور
وہ یہ ہے ، بار علی کو جو عجیب کے منظر ہیں تو
ان کو اپنے صائب میں درکار پاسے گا نہر پریشانی
اور غم ختم ہوگا آپ کی مدد سے یا علی یا علی یا علی (ت)
اور جب خدا نے عمل کیا ان لوگوں سے جنہیں کتاب
دی گئی اسے صاف بیان کر دیں گے لوگوں سے

ناد علی ہفت بار یا سہ بار یا یکبار بخواند ، آں
ایست ناد علیا مظهر العجایب تعجدا
عو نالک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی
بولایتک یا علی یا علی یا علی
مسلمہ ، قال اللہ تعالیٰ و اذا اخذ
اللہ میثاق الذین اذتوا الکتاب لتبیننہ

سہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم طریقہ شطار بر مطبوعہ آرچی برقی پریس دہلی
سہ قروح الغیب ضمیر جواہر خمسہ مترجم اردو ناد علی کا بیانی دارالاشاعت کراچی
ص ۱۳۸
ص ۲۵۳

اب کیا فرماتے ہیں علمائے ملتِ محمدیہ ہذا ہم اللہ تعالیٰ الی العلۃ الخفیۃ (اللہ تعالیٰ اس کو حق کی طرف
 جبرج کزبالی ملت کی طرف رہنمائی کرے) کہ جو لوگ نادعلیٰ پڑھیں پڑھائیں سیکھیں سیکھیں اس کی سندیں دیں اجازتیں دیں اس کے
 سلسلے کو سلاسلِ اولیاء اللہ میں داخل کر جائیں اس کے حکم دینے والوں کو دلِ کامل بتائیں اپنا شیخ و مرشد و مرجع
 سلسلہ بتائیں ان میں بعض کو بلفظ ثقت و اعیانِ مشائخ اور ان کی ملاقات کر بکلامِ دستبوس تعمیر فرمائیں انھوں نے
 غم و مصیبت و رنج و آفت کے وقت یا اعلیٰ یا اعلیٰ کنار و ارکھا یا نہیں اور اسے دردِ وظیفہ بسنایا یا
 نہیں اور بغیر خدا کا شریک فی العلم و شریک فی التصرف ٹھہرایا یا نہیں اور وہ اس سبب سے مشرک
 کافر ہے ایمان جہنمی ہوئے یا نہیں پھر جو ایسوں کو اپنا پیر جائیں عالمِ امتِ عامی سنت و قطبِ زمان و
 مرشدِ دورانِ مانیں (جیسے جناب شاہ عبدالعزیز صاحب) انھیں مقتداستے دین و پیشواستے مسلمان بتائیں
 ان کے علم و افضال و عرفان و کمال پر سچے دل سے ایمان لائیں (جیسے تمام اصناف و اکابر حضرات و بابیہ،
 انھیں ستید الحکماء و ستید العلما و قطب المتقین و فخر العرفاء المکملین اعظمہم باللہ و قبلہ ارباب تحقیق و کعبتہ
 اصحاب تدقیق و قدوۃ اولیاء و زبدۃ ارباب صفاء بلکہ امام معصوم و صاحب وحی تشریفی ٹھہرائیں (جیسے میاں
 اسماعیل دہلوی) ان سب صاحبِ بریں کی نسبت کیا سلب یہ حضرات ایک مشرک بڑے مشرک پسند مشرک آموز کو
 پیرو پیشوا و امام و مقتدا بنا کر ستید العلما و مقبول خدا بنا کر خود بھی کافر و مشرک و مستحقِ عذاب الیم و مملک
 ہوتے یا نہیں اور ان پر بھی مسئلۃ الموصیاء بالکفر کفر (کفر پر رضامندی کفر ہے۔ ت) و مسئلۃ
 من شئت فی کفر و وعداہ فقد کفر (جس نے اس کے کفر اور اس کے عذاب پر شک کیا وہ کافر
 ہو گیا۔ ت) و حکمِ آیتِ کریمہ و من یتولہم منکفرانہ منہم (تم میں سے جو جس سے محبت کرتا ہے وہ
 انھیں میں سے ہو گا۔ ت) و حدیث صحیحہ الصریحہ مع من احب (آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرتا ہے)
 جاری ہو گیا یا نہیں بینوا تو جہودا۔ خیر یہ تو جملہ مقررہ تھا پھر اصل بحث یعنی دربارہ اعمالِ تجدید و اختراع
 کی طرف چلے، یہی شاہ ولی اللہ صاحب اسی انبیاء میں قصائے حاجات کے لئے ختم خواجگانِ چشت
 قدرت اسرارِ ہمکِ ترکیب بتاتے اور اس کے آخر میں یوں فرماتے ہیں:

سہ القرآن ۱۸۴/۲

سہ القرآن ۵۱/۵

سہ صحیح البخاری کتاب الادب باب علامۃ الحب فی اللہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۱۱/۲

دوسرے مرتبہ درود بخوانند و نہ کہ درود سے شیری
فاتحہ بنام خواجگان چشت قوما بخوانند و حاجت
از خدا سے تعالیٰ سوال نمایند یہیں طور ہر روز بخوانند
یا مستند ان شاء اللہ تعالیٰ در ایام معصودہ معصود
بجھول انجامد۔

دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر ختم دیں اور کچھ شیری
پڑھوا جگان چشت کے نام کی فاتحہ پڑھیں اور اللہ
تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کریں، یہ عمل
روزانہ کریں ان شاء اللہ چند روز میں مقصود حاصل
ہو جائے گا۔ (ت)

مرزا مظہر جانجانا صاحب اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں،
دعا سے حزب البحر و خلیفہ صبح و شام و ختم حضرات
خواجگان قدس اللہ اسرار ہم ہر روز بحیثیت غسل
مشکلات باید خوانند۔

حزب البحر شریف کا وظیفہ صبح و شام اور روزانہ
خواجگان (قدس اسرار ہم) کا ختم مشکلات
کے حل کے لئے پڑھیں۔ (ت)

دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں،
ختم خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ختم حضرت مجدد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز بعد حلقہ صبح لازم گیرید۔

ختم خواجگان اور ختم حضرت مجدد صاحب (رضی
اللہ تعالیٰ عنہم) صبح حلقہ ذکر کے بعد ضروری کریں۔

ختم حضرت خواجہ و ختم حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ
عنہم نیز اگر یاراں جمع آئیں بعد از حلقہ صبح
براں مواظبت نمایند کہ از معمولات مشایخ ست
و فائدہ بسیار و برکت بے شمار دارد۔

ختم خواجگان و ختم حضرت مجدد صاحب رضی اللہ
عنہم صبح کے حلقہ ذکر کے بعد پابندی سے کریں
کیونکہ یہ مشایخ کے معمولات میں سے ہے بہت
مفید اور بابرکت ہے۔ (ت)

اور مرزا صاحب موصوف کے معمولات مستحق معمولات مظہری سے اس کی ترکیب یوں منقول،
اول دست برداشتن سورۃ فاتحہ کیا بخواند الخ
پہلے ہاتھ اٹھا کر ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھیں الخ (ت)

سنة الانبیا فی سہل اولیاء اللہ ذکر طریقہ ختم خواجگان چشت مطبوعہ آرمی برقی پریس دہلی ص ۱۰۰
سنة ملفوظات مرزا مظہر جانجانا از مجموعہ کلمات طیبات ملفوظات - مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۷۴
سنة مکتوبات - - - - - مکتوب بست و ہشتم - - - - - ص ۴۱ و ۴۲
سنة ملفوظات - - - - - نصائح و وصایا - - - - - ص ۹۲
سنة معمولات مظہری - - - - - حاشیہ بر جہارت مذکورہ - - - - - ص ۷۰

اخیر میں لکھا،

بعد از ان در جناب خداے عزوجل حصول مطالب توسل
ایں بزرگواراں باید خواست و تاسرا انجام مقصود اوست
اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے حصول کئے
ان بزرگوں کے توسل سے دعا کرتی چاہئے تاکہ انجام
میں دائمی طور پر مقصد ظاہر ہو جائے، (۱۰۷)

ایں صاحبوں سے کوئی نہیں کہتا کہ یہ طریقے قرونِ ثلثہ میں کہاں منقول ہیں، ان میں کچھ ثواب یا تقرب الی اللہ
کی امید ہوتی تو صحابہ ہی بجالاتے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فاتحہ شیریٰ پر دلاتے والحمد للہ
ہی وضوح الحق (حق کے واضح ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے۔ ت۔

ثالثاً غیر معلومہ الاسرار شریف تو ایک عمل طیف ہے کہ مبارک بندہ اپنے حصول اغراض و دفع اضرار
کے لئے پڑتا ہے مزاج نرسی ان حضرات کی ہے جو خاص امور ثواب و تقرب رب الارباب میں بعض اسی نیت سے
کئے جاتے ہیں ہمیشہ تجویہ و اخراج کو جائز مانتے اور ان حدیثات کو ذریعہ وصول الی اللہ جانتے ہیں وہ کون، شاہ
ولی اللہ، شاہ عبد العزیز، مرزا مظہر جانجاناں، شیخ محمد داعت ثانی، مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی خرم علی بلہوری
وغیرہم جنہیں متکرمین بدعتی و گمراہ کہیں تو کس کے سرکرہ ہیں، مگر شاہ ولی اللہ قول الجہل میں اپنے اور اپنے پیرو
مشائخ کے آداب طریقت و اشغال ریاست کی نسبت صاف لکھتے ہیں،

لحدیثت تعین الاداب ولا تلک الاشغال یہ خاص آداب و اشغال ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے ثابت نہ ہوئے۔ (نقد)

شاہ عبد العزیز صاحب عاشیہ قرون الجہل میں فرماتے ہیں، اسی طرح پیشوایان طریقت نے جہالت و
ہیأت واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسبات تغنیہ کے سبب سے جن کو مردہ صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم
دریافت کرتا ہے، انی قولہ، تو اس کو یاد رکھنا چاہئے انتھی بہ ترجمۃ البہہوری۔

مولوی خرم علی صاحب مصنف نصیر المسلمین اسے نقل کر کے لکھتے ہیں، یعنی ایسے امور کو مخالف شرع
یا داخل بہ عات سید نہ سمجھنا چاہئے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں انتھی۔

۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

میاں اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتے ہیں :

اشغال مناسبہ ہر وقت و ریاضات طاعت ہر قرن جدا جدا
می باشند و لہذا اعتقالات ہر وقت از اکابر ہر طسرق
در تجدید اشغال کو شششاگردہ اند بناء علیہ مصلحت
وید وقت چنان اقتضا کرد کہ یک باب از ہی کتاب
برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایس وقت
ست تعیین کردہ شود الخ۔

ہر وقت کے مناسب وظائف اور ہر زمانہ کے لائق
ریاضتیں جدا جدا ہیں لہذا ہر زمانہ کے محققین نے ہر سلسلہ
کے اکابرین سے نئے وظائف حاصل کرنے کی
کوشش کی ہے اس بنا پر میں نے مصلحت دیکھی کہ وقت
کا تقاضا ہے کہ اس کتاب کا ایک باب نئے وظائف
اعمال میں جو اس وقت کے مناسب ہوں، کے لئے
معیّن کروں الخ

اب خدا جانے یہ حضرات بڑی کیوں نہ ہوئے اور انہیں خاص ان امور دینیہ میں جو محض تقرب الی اللہ کے لئے
کئے جاتے ہیں نئی نئی باتیں جو قرآن میں نہ حدیث میں نہ صحابہ میں نہ تابعین میں نکالنی اور عمل میں لانی اور ان سے امید
وصول الی اللہ رکھنی کس نے جائز کی۔

مسلم قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
عليه وسلم من سئل عن علم فكتفه اجتهد
الله يوم القيمة بلجام من نار اخرج به
احمد و ابوداود و الترمذی و حسنه و النسائی
وابن ماجه و الحاكم و صحيحه عن
ابن هريرة رضى الله تعالى عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے
کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اسے چھپائے اللہ تعالیٰ
روز قیامت اسے آگ کی لگام دے گا۔ اس حدیث
کو ابوداؤد، ترمذی نے تحسین کی۔ نسائی، ابن ماجہ،
حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے
صحیح روایت کیا۔ (ت)

اب کیا فرماتے ہیں علی سے ملتے جلتے اسماعیلیہ ہذا مہم اللہ تعالیٰ الی الشریعة الحققة الابرہیمیة
(اللہ تعالیٰ شریعت حقہ ابراہیمیہ کی طرف۔ ان کی رہنمائی فرمائے۔ ت) کہ دین خدا میں ایسی نئی باتیں نکالنا اور
یہ اقرار کر کے کہ کتاب و سنت سے اس کا ثبوت نہیں ان پر عمل کرنا اور انہیں موجب ثواب و قرب رب الارباب
سمجھنا بدعت سیئہ شنیعہ ہے یا نہیں اور یہاں حدیث من احدث فی امرنا حال ینس منه فهو

۱۵۹/۲	مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور	قبیل باب اول	ص
۸۹/۲	امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	باب کرامتہ من العلم	ص
۲۹۵، ۲۵۲، ۳۲۲، ۳۰۵/۲	دار الفکر بیروت	باب ماجار فی کتاب العلم	ص

۱۵۹/۲
۸۹/۲
۲۹۵، ۲۵۲، ۳۲۲، ۳۰۵/۲

مراد (جس نے ہمارے دین میں نئی بات نکالی جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔ ت) و حدیث کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے۔ ت) و کل ضلالة في النار (اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔ ت) و حدیث شروا الامور محدثاتها (سب سے بُری بات نئے امور ہیں۔ ت) و حدیث اصحاب البدع کلاب اهل النار (بدعت والے جہنم کے گتے ہیں۔ ت) و ارد ہوں گی یا نہیں، اور جن صاحبوں نے یہ باتیں ایجاد فرمائیں آپ کیں اوروں سے کرائیں کتابوں میں لکھیں، زبانی بتائیں، حسب تصریح تقویۃ الایمان اُن کے اصل ایمان میں خلل آیا یا نہیں، اور وہ بدعتی فاسق مخالف سنت قرار پائے یا نہیں، اور اُن سے بھی کہا جائے گا یا نہیں کہ صحابہ ثواب و حسنات پر تم سے زیادہ حریص تھے بھلائی بہتی تو وہی کر جاتے، اور میاں بشیر فتوحی یہاں بھی ہیأت عبادت کو تو قیفی بتائیں گے یا نہیں، پھر جو لوگ ان صاحبوں کو امام و پیشوا جانتے اور ان کی درج و تائیں میں حد سے زیادہ غلو کرتے ہیں (جیسے شاہ ولی اللہ دہلوی و معتقد مرزا مظہر صاحب اور شاہ عبدالعزیز و صاحب مرید شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی اسماعیل غلام و بادشاہ ہرود شاہ صاحب اور تمام حضرات و بابیہ داعین و معتقدین جمیع صاحبان مذکورین) ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے، آیا حکم حدیث من و قرعہ صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام (جس نے بدعت والے کی تعظیم کی اس نے اسلام کو ڈھانسنے میں مدد کی۔ ت) یہ سب کچھ قصہ اسلام کے ڈھانسنے والے ہوئے یا نہیں، یا یہ احکام صرف مجلس میلاد

۳۷۱/۱	مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الصلح	سید محمد بخاری
۷۷/۲	نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب الاقصیہ	محمد مسلم
۱۱۹/۱۰	دار صادر بیروت	کتاب آداب العاضی	اسنی الکبریٰ
۲۸۵/۱	نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب الجمعہ	سید محمد مسلم
۹/۱	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	باب اجتناب البدع والجدل	سنی ابن ماجہ
۱۳۷/۳	غشورات مکتبہ آیۃ اللہ تم ایران	تحت آیۃ من یدی اللہ فہر المہتدی	سید درغور
۲۸۵ ص	نور محمد اصح المطابع کراچی	کتاب الجمعہ	سید محمد مسلم
۲۷ ص	مطبوعہ مطبع مجتہبی دہلی	مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب السنۃ فصل اول	مشکوۃ المصابیح
۲۱۸/۱	مطبوعہ موسستہ الرسالۃ بیروت	فصل فی البدع حدیث ۱۰۹۳	کنز العمال
۳۱ ص	مطبوعہ مجتہبی دہلی	مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب السنۃ فصل سوم	مشکوۃ المصابیح
۲۱۹/۱	موسستہ الرسالۃ بیروت	فصل فی البدع حدیث ۱۱۰۲	کنز العمال

وغیرہ انہیں امور کے لئے ہیں جن میں مجربانِ خدا کی محبت و تعظیم جو باقی سببِ حلال و طیب ، اور شاہِ عبدالعزیز صاحب نے کہ تصورِ برزخ کو اتنا پسند کیا کہ اسے سب سے زیادہ قریب تر راستہ خدا کا بتایا اور مولوی خرم علی صاحب نے اسے نقل کر کے مسلم رکھایا یہ دونوں صاحب مع اصل کا تب یعنی شاہ ولی اللہ صاحب پھر ان صاحبوں کے معتقدین و مداح سب کے سب مشرک و شرک پرست ٹھہرے یا نہیں ، یا یہ حضرات احکامِ شرع سے مستثنیٰ ہیں ، اور تقویۃ الایمان و تذکیر الخوان و غیرہ جہاں آیتیں حدیثیں صرف مومنین اہل سنت کو جو خاندانِ عزیزی سے نہ ہوں معاذ اللہ مشرک بدعتی بنانے کے لئے اتری ہیں ، بیسوا تو جہود و اسلمین اللہ ان صاحبوں کے یہ اعدا و اختراع سب مقبول ہوں ، اور ناجائزہ بدعت ٹھہرے تو وہ نماز جو حضور پر نور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قضائے حاجات کے لئے ارشاد فرمائی صر

بہیں تفاوت رہا از کہا ست تا بکہا

(دیکھو راستہ کہاں سے کہاں تک ٹیڑھا ہے)

حق جل علاہ مسلمانوں کو نیک توفیق بخشے اور اپنے مجربوں کی جناب میں معاذ اللہ بدعتیہ ذکر کے تصور صاحبِ حضور سیدہ الطہورین مطلوب المظلومین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین آمین ۔ یہ ہے جو اس گدائے سرکار فیضیہ کا قدیریہ پر برکات و نعمات حضور پر نور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائز ہوا صر
مقبول افتد زہے عز و شرف

گدائے بے فرائض ناسزا اپنے تاجدارِ عظیم الجود عظیم العطا کے لطفِ بے منت و کرم بے علت سے اس صلی کا طالب کہ حضور و عافیت و حسن عاقبت کے ساتھ اس دارِ ناپائدار سے رخصت ہوتے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عزیز پسرتول زہرا کے نسبت جگر علی مرتضیٰ کے نورِ نظر حسن و حسین کے قوا بصر ، حق سنت الی بکر و عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہم و علیہم و سلم تین حضور غوثِ مہدائی قلبِ ربائی و آہب اقا مال و تعالیٰ امانی حضور پر نور غوثِ اعظم قلبِ عالم محی الدین ابو محمد عبدالقادر حسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه و جعل حزنا فی الدارین رضاه کی محبت و عشق و عقیدت و اتباع و اطاعت پر جائے اور جس دن یومِ ندوکل اناس باعاصمہم (جس دن ہر جماعت کو ہم اس کے امام کے ساتھ جوئیں گے ۔ مت) کا ظہور ہو یہ سراپا گناہ زیرِ لوا کے بیکس پسند سرکارِ قادریت ظل آلہ محمد پاسے ،

قَابِلٌ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَقَعَ الْقَرَاخُ مِنْ تَسْوِيدِ
 لِسْمَانِ خُلُونِ لِلْقَمَرِ الزَّاهِرِ مِنْ شَهْرِ سَيِّدِنَا
 الْغَوْثِ الْفَاخِرِ آخِرِ شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ فِي
 ثَلَاثَةِ مِجَالِسٍ مِنْ ثَلَاثِ عَشْرَةِ عَامِ الْهَجْرِ
 وَثَلَاثِ مِائَةِ وَخَمْسٍ مِنْ هِجْرَةِ سَيِّدِنَا
 الْكَائِنَاتِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآبِنِهِ الْوَارِثِ الْحَبِيدِ
 وَكَمَالِهِ أَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ وَأَكْمَلِ التَّسْلِيمَاتِ
 وَأَمْرِهِ الْخَيْرَاتِ وَأَمْرِهِ الْمُبْرَكَاتِ أَمِينَ أَمِينَ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى
 عِلْمُهُ وَعِلْمُهُ جَلَّ عَجْدُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ۔

پس بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے اللہ تعالیٰ
 ہر چیز پر قادر ہے، بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے
 مسودہ سے ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو فراغت ہوئی
 یہ مسودہ بھی دن کی تین مجلسوں میں تیار ہوا۔ سید الکائنات
 پران کی آل پر اور آپ کے بیٹے جو آپ کی بزرگی اور
 کمال کے وارث ہیں پر افضل درود اور کامل سلام
 اور پاکیزہ تعریضیں اور بڑی برکات ہوں
 آمین آمین اور سب تعریضیں اللہ رب العالمین
 کے لئے ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ زیادہ علم والا ہے
 اور اس کا علم بڑا ہے اور اس کی بزرگی مضبوط اور
 تام ہے۔ (ت)